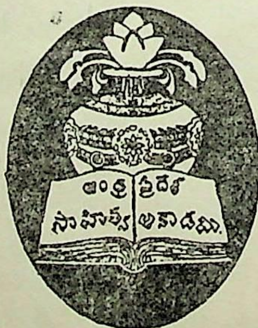
اردو منظوم

بھرتری نیتی شتک

ترجمہ

راگھویندر راؤ جذب
عالمپوری



آندھرا پردیش ساہتیہ اکیڈیمی - حیدرآباد

پیش لفظ

جناب راگھویندر راؤ جذب عالمپوری کا نام اُردو داں اصحاب کے لئے محتاج تعارف نہیں - نصف صدی سے بھی زیادہ عرصے تک انھوں نے اُردو شاعری کی خدمت انجام دی - غزلوں میں وہ مشہور استاد غزل سیماب اکبر آبادی کے ارشد تلامذہ میں شامل تھے - دکن کے ایک دور افتادہ مقام پر عزلت گزینی کی زندگی گزارتے ہوئے بھی انھوں نے مہارت زبان اور قدرت بیان کا لوہا منوالیا تھا - مزاج کے اعتبار سے وہ درویش مزاج اور قلندرصفت آدمی تھے اور حیدرآباد کے مشہور رباعی گوشاعر امجد حیدرآبادی سے متاثر - اسی لئے عمر کے آخری دور میں انھوں نے زیادہ تر صوفیانہ رباعیاں لکھی ہیں -

اُردو کے ساتھ ساتھ وہ اپنی مادری زبان کنٹری کے بھی عمدہ شاعر سمجھے جاتے ہیں - کنٹری تو خیر ان کی مادری زبان تھی اور اُردو علمی اور شاعری کی زبان لیکن وہ اتنے وسیع النظر اور صاحب ذوق آدمی تھے کہ انھیں زبانوں کے حلقے محدود نہ کرسکے - انھوں نے ان زبانوں کے علاوہ سنکرت، تلگو، فارسی، اور عربی میں بھی مہارت بہم پہنچائی تھی اور ان زبانوں کے ذخیرۂ ادب کے مطالعے نے ان کی کنٹری اور اردو شاعری کو نکھارا ہے - جذب کے اردو کلام کے کئی مجموعے شائیع ہوکر داد تحسین لے چکے ہیں

زیر نظر مجموعہ جذب صاحب کا منظوم ترجمہ ہے - اس کے ذریعہ انھوں نے اُردو داں صاحبان ذوق کو سنکرت کے مشہور عالم شاعر بھرتر ہری سے تعارف کروا کے ایک اہم ادبی اور قوی

خدمت انجام دی ہے - بھرتری ہری، سنسکرت کے ادب عالیہ میں ایک عظیم المرتبت شاعر اور ناصح کی حیثیت سے نمایاں مقام رکھتے ہیں انہیں کے ایک شعر کا اقبال جیسے عظیم شاعر نے شعر ہی میں ترجمہ کیا تھا اور اپنے مجموعہ کلام کے انتخاب کے طور پر استعمال کیا ہے جس کی وجہ سے بھرتری ہری کا یہ شعر ہر اُردو داں کی زبان پر رواں ہے

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

خود سنسکرت ادب میں ان کے بعد شائد ہی ایسا کوئی شاعر گذرا ہے جس نے ان کے طریقہ فکر سے اکتساب فیض نہ کیا ہو اور ان کے انداز بیان سے متاثر نہ ہوا ہو - ان کی یہی مقبولیت تھی کہ ان کے کلام کا نہ صرف ہندوستان کی سبھی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے بلکہ دنیا کی کئی اہم زبانوں میں بھی منتقل کیا گیا ہے - اسی لئے ان کی حیثیت ایک عالمگیر شاعر کی ہے -

ان کے ناصحانہ اشعار ہندوستانیوں کی روز مرہ زندگی میں کہاوت اور ضرب المثل بن کر داخل ہو گئے ہیں - راگھوندر راؤ جذب نے راست سنسکرت سے بھرتری ہری کے ناصحانہ کلام کا اردو میں ترجمہ کیا ہے - وہ اپنے مزاج کے اعتبار سے اور دونوں زبانوں پر مہارت رکھنے کی وجہ سے ہر طرح اس کے اہل ہیں - جذب صاحب کا زیادہ حصہ عمر اپنے وطن عالمپور ہی میں گذرا جہاں وہ شمع سخن روشن کئے ہوئے ہر محفل ادب کی جان بنے رہے - مگر ابتدا ہی سے حیدرآباد سے ان کے مستحکم اور مسلسل تعلقات رہے ہیں

آندھرا پردیش ساہتیہ اکیڈمی نے اس خوشگوار فریضہ کو بخوشی قبول کیا کہ جذب صاحب کا یہ منظوم ترجمہ شائع کرے۔ تاکہ نہ صرف جذب صاحب کی خدمات کا بجا طور پر اعتراف بلکہ اردو داں طبقہ بھی اس عظیم شاعر اور اسکے عمدہ ترجمے سے لطف اندوز ہوسکے۔ زیرنظر مجموعہ میں بھرتر ہری کا اصل سنسکرت متن، اس کا مستند تلگو ترجمہ اور جذب صاحب کا اردو ترجمہ ایک ساتھ شائع کئے جارہے ہیں۔ تاکہ تلگو اور اُردو دونوں زبان والے بھرتر ہری سے یکساں فیض اٹھا سکیں۔ ظاہر ہے اس کی اشاعت کا حق ہرطرح آندھرا پردیش ساہتیہ اکیڈمی ہی کو پہنچتا ہے۔

اس مجموعے کی ترتیب و طباعت کا کام جذب صاحب کی زندگی ہی میں مکمل ہوچکا تھا لیکن ہمیں افسوس ہے کہ وہ اسے مطبوعہ شکل میں نہ دیکھ سکے۔ ہم اسے ان کی یاد کی نذر کرتے ہیں۔

دیولا پلی رامانج راؤ
سکریٹری آندھرا پردیش ساہتیہ اکیڈمی

مقـــدمـــہ

از قلم معجز رقم ڈاکٹر موہن سنگھ دیوانہ ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔ڈی۔لٹ
لکچرار اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی

بھرتر ہری کون تھا، کب ہوا، کن کن مذہبی اور سیاسی تاثرات اور حالات میں اس نے فروغ پایا۔ اسکے فیض سے کون کون مستفید ہوئے! اسکے تصانیف کی مکمل فہرست کیا ہے! موجودہ صورت میں تینوں شتک، نیتی شتک، شرنگار شتک اور ویراگ شتک اصل مسودہ سے کیا تفاوت رکھتے ہیں! ان سوالات کے تشفی بخش اور فیصلہ کن جوابات نہ ابھی تک مل سکے ہیں، نہ انکے آئندہ ملنیکی امید ہے جو مسالہ ابھی تک مہیا ہو پایا ہے۔ اس بنا پر چند باتیں ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔

میکڈانل صاحب کی رائے ہے کہ بھرتر ہری کی وفات ۶۵۱ ع میں واقع ہوئی۔ چینی سیاح ہیون شانگ اسی ہمارے ممدوح بھرتر ہری کا ذکر کرتا ہے۔ گوپی ناتھ جی کا کہنا ہے کہ بھرتر ہری پہلی صدی عیسوی میں حیات تھا۔ بکرماجیت بھرتر ہری کا چھوٹا سوتیلا بھائی تھا۔ باپ کا نام گندھرب سین تھا۔ روایت اسی بکرماجیت کو بکرم سمت یا

شاکا سمت سے وابستہ کرتی ہے - بھرتری ہری ایک کنیز کے بطن سے تھا - بکرم کی ماں مالوہ کے راجہ کی لڑکی تھی - جسکی راجدہانی دہارا تھی - گوالیار ریاست کے گزیڑ میں اجین کے سلسلہ میں مرقوم ہے کہ اجین کا مشہور راجہ چندر گپت دوم المعروف بکرماجیت پانچویں صدی میں گذرا ہے - گپتا خاندان کا اقتدار ساتویں صدی گھٹ گیا اور اجین قنوج کے راجہ ھرش وردھن کے راج کا جز و قرار پایا - فقیر حقیر کی رائے میں بھرتریری کی تاریخ کا تصفیہ گورکھ ناتھ اور مچھندر ناتھ کے سینن حیات و ممات سے کیا جاسکتا ہے - ایک اہم روایت چلی آتی ہے کہ بھرتریری نے اواخر عمر میں گورکھ ناتھ کے ہاتھ سے بیعت کی ، یعنی سلطنت اجین سے قطع تعلق کر کے جوگی ہو یا - نیپال کی روایت کے مطابق مچھندر ناتھ بھاٹ گاؤں کے راجہ نریندر دیو کی درخواست پر اسکی معیت میں رکھوتل پربت واقع آسام سے آکر نیپال میں وارد ہوا - اس ورود کی تاریخ ۴۳۷ع بتائی جاتی ہے -

مسٹر تیلنگ کا قول ہے کہ بکر ماجیت کو روایت بھرتریری کا بھائی بتاتی ہے - اگر یہ بکرماجیت وہی راجہ تھا جس نے ۵۴۴ ع میں ملیچھوں کو شکست دی ، تب بھرتریری کا زمانہ چھٹی صدی عیسوی تعین ہوتا ہے - اگر یہ بکرماجیت شاکا سمت کا بانی تھا تو ہمیں بھرتریری کا زمانہ پہلی یا دوسری

صدی عیسوی قرار دینا ہوگا - گوپی ناتھ جی کے فیصلہ کو مان لیتے ہیں ایک خاص قیامت پیدا ہوتی ہے - گورکھ ناتھ کے عہد کا تعین پہلی صدی عیسوی میں کم کسی صورت میں نہیں کر سکتے - گورکی کا ہندوی کلام ایک مسلمہ تاریخی حیثیت رکھتا ہے - دیسی زبانیں پانچویں صدی سے پہلے وجود میں نہیں آئیں - پس گوپی ناتھ صاحب کی رائے کے تسلیم کرنیکے لئے مچھندر اور گورکھ کو بھرتر ہری سے الگ کرنا پڑیگا - ایسا کرنے کو ہم تیار نہیں ہیں - کبیر اور بھرترہری کے عہد میں کافی مسافت ہے - پھر بھی کبیر ہم سے بھرترہری کے عہد کے زیادہ قریب تھا - کبیر صاف لفظوں میں لکھتا ہے کہ بھرترہری کا گورو گورکھ ناتھ تھا - ممکن ہے اور کتابی شہادت بھی اس امر کے حق میں بہم ہو سکے - غالبا مرہٹی زبان کے نامور شاعر عرگیان دیو بھی جن کا سنہ وفات ۱۲۹۶ع ہے گورکھ اور برترہری کا ذکر کرتے ہیں -

بھرترہری اجین کا راجہ تھا یا اجین کے شاہی دربار کا ایک امیر موقر، بعض محققین کی رائے میں ایک بارسوخ درباری تھا - روایت مروجہ اسے اجین کا راجہ بتاتی ہے - گوپی چند جی روایت کوچنداں اہمیت نہیں دیتے ہاں ہری ہر اپادھیائے نے جسکا عہد نا معلوم ایک ڈرامہ سنسکرت میں لکھا ہے موسوم

یہ " بھرترہری نرویدہ " بھرترہری کی داستان حیات اس ڈرامہ کا موضوع ہے اس میں بھرترہری کو راجہ بتایا گیا ہے ۔

بھرترہری کے مذہب اور اس کے تارک الدنیا ہونیکے بارے میں بھی اختلاف رائے ہے ۔ کیبیتھ صاحب کا قیاس ہے کہ بھرترہری شیو مت کا پیرو تھا ۔ ویدانت سے متاثر بھی ہوا اواخر عمر میں بدھ مذہب کے حلقہ اثر میں آکر ایک بدھ بھکشو بن گیا ۔ عوام اس عقیدہ پر قایم ہیں کہ بھرترہری مچھندر ناتھ یا گورناتھ کا چیلا بنا ، اور جوگی پنتھ میں شامل ہوگیا ۔ بیراگ شتک کے کچھ سلوکوں سے ٹپکتا ہے کے بھرترہری شیو مت میں داخل تھا ۔ گو وہ وشنو اور شیو دونوں کو یکساں طور پر اپنی نیاز عقیدت کا مرجع سمجھتا تھا ۔ نمبر (۹۷) ۔ اس نے دنیا کے ساز سامان سے منہہ پھیر لیا ۔ اسلئے کہ وہ دنیا اور اہل دنیا کی حقیقت ذاتی تجربہ کی مدد سے خوب پہچان چکا تھا ، زمانہ کا گرم و سرد چکھ لیا تھا ۔ اور نشیب و فراز دیکھ چکا تھا ۔ عوام کہتے ہیں کہ اس کے ترک خانہ داری کا محرک کسی بیسوا یا اپنی ایک رانی کا عدم سلوک تھا ۔ اس قصہ کو یہاں لکھینکی ضرورت نہیں ۔ ہر ایک کی زبان پر سانکیت کی صورت میں رہتا ہے اور عبرت کا موثر سبق سکھاتا ہے عورت ذات کی بیوفائی کی اس سے بہتر تصویر مل نہیں سکتی ۔ جس عورت سے یہ قصہ وابستہ ہے اسکے نام پر اتفاق رائے نہیں ، کوئی اسے

پگلا کہتا ہے، کوئی اننگ سینا، کوئی پدماکشی تو کوئی بھان متی۔ اگر اس قصہ کی بنیاد سلوک نمبر (٦) ہے تو یہ بنیاد بہت ہی کمزور ہے ۔

قریب قریب سارے محقق متفق ہیں کہ بھرتری ہری نہ صرف ایک جادو زبان شاعر تھا بلکہ ایک فلسفی اور واضح قواعد صرف و نحو بھی ۔ فلسفہ صرف و نحو میں اس کی تصنیف واکیہ پدیہ یادگار زمانہ ہے ۔ بھرتری ہری کے شتکوں سے تمتع کرنیوالے بہت سے شعرا کے نام گوپی ناتھ جی نے گنائے ہیں ۔ اسکے علاوہ کئی مولفین نے اپنے مجموعوں میں بھرتری ہری کے سلوک شامل کئے اور داد سخن دی ۔ اس صنف سخن میں بھرتری ہری نے کن پیشرووں سے استفادہ کیا اس کا کچھ پتہ نہیں ملتا ۔ اتنا ضرور ہے کہ نیتی پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا تھا متاخرین میں کئی لوگوں کے تصانیف میں بھرتری ہری کے سلوک محفوظ نظر آتے ہیں ۔ بھرتری ہری نے اپنے گوروؤں گورکھ ناتھ اور مچھندر ناتھ کی طرح سنسکرت کے ساتھ ہندوی میں سخن طرازی کی یا نہ ۔ اسکے لئے شہادت درکار ہے ۔ بہر کیف ہندوستان کی متعدد دیسی صوبائی زبانوں میں شتکوں کے تراجم موجود ہیں ۔ ہندی ، گجراتی ، مرہٹی ، پنجابی اور غالباً بنگالی ، ہندی نظم میں ١٧٩٥ع میں جے پور کے مہاراج سوائی پرتاب سنگھ نے تینوں شتکوں کا ترجمہ کیا ۔ اس سے بہت پہلے

ہردیال نے بھاشا میں ویراگ شتک کا منظوم کرچکا تھا - یہی نہیں ہند باہر کی زبانیں بھی بھرتری کے جذبات اور خیالات سے متمتع ہوچکی ہیں - ڈچ زبان میں ابراھیم روجر نے ۱۶۵۱ع میں نیتی اور ویراگ ستک ترجمہ کئے - فرانسیسی زبان میں یہی دو ۱۶۷۰ع میں ترجمائے گئے - انہی دو کا ترجمہ یونانی زبان میں موجود ہے - پروفیسر ٹانی نے ۱۸۷۷ع میں انہی دو سو سلوکوں کو انگریزی نظم کا جامہ پہنایا - اسوقت میرے سامنے ایک انگریزی نثری ترجمہ بھی ہے جسکی مترجم پادری ورتھم ہیں یہ لندن میں ۱۸۸۶ع میں طبع ہوا - پروہت گوپی ناتھ جی کا انگریزی نثری ترجمہ پہلے پہل ۱۸۹۶ع میں شائع ہوا تھا -

(۲)

شتک سنسکرت کا لفظ ہے - جسکے معنی ایک سو کے ہیں - گونیتی شتک کے سلوک تعداد میں - نیتی سیاست اور اخلاق دونوں کا مترادف ہے - انگریزی میں نیتی کیلئے کانڈکٹ مستعمل ہے - ویراگ ترک کا اور شرنگار تزئین حسن کا مترادف ہے - شاعری کی جس نوع کے تحت میں بھرتری کے شتک آتے ہیں اس کے خصوصیات سے دانش اور تجربہ اختصار اور تنوع، وضاحت اور سلامت ہے - سعدی کی

بوستان ۱۲۵۷ع وطوسی کی اخلاق ناصری ۱۲۵۵ع
صائب کا دیوان تینوں کی خوبیوں کو ایک جا کرو تو بھرتری ہری
کے حسن کلام کا لطف ملیگا - بھرتری ہری کے بعد سنسکرت
میں متعدد شتک لکھے گئے مگر اسکے رتبہ کو کوئی نہ پہنچا
وجہ ظاہر ہے - اور اونکی قسمت میں نہ عیش وعشرت کی
فراوانی تھی، نہ عشق و معرفت کی اعجاز سامانی، نہ
اُجین کا سا دربار انہیں ملا، نہ گورکھ ناتھ ایسا مرشد
کامل - تجربہ کی شیرینیاں اور تلخیاں ان کے حصہ میں آئیں
تو وہ بھی اس درجہ کو پہنچتے - بھرتری ہری کو جو تازیانہ
زبان و مکان نے لگایا - اور اسے حس وسیع النظری اور
ژرف نگاہی کا مالک بنایا، دوسروں کو قسام ازل نے اس
سے محروم رکھا - شاعری شخصی زندگی کی عکاس اور
نواحی حالات کی ترجمان ہوتی ہے - بھرتری ہری کے اشعار
ان دونوں کاموں کے الفرام میں اعجاز غائی کرتے ہیں - میرا
سنسکرت زبان و ادب کا علم بہت محدود ہے - لہذا میرا مطالعہ
تراجم تک ہے - کاش کہ میں اصل کا لطف اٹھا سکتا - مجھ
امیوں پر جذب صاحب احسان کریں رہے قسمت،
خوشا نصیب -

جہاں تک مجھے علم ہے، بھرتری ہری سے اردو نظم اس
سے قبل شناسا نہ تھی - اب جذب صاحب کے طفیل سے

اُردو داں بھی اس سعدیٔ ہند کے حسن تغزل سے نہیں، شغف ریاضت سے نہیں، نور دانش سے تو آگاہ ہو سکینگے۔

(۳)

جذب صاحب سے مجھ سے بس ایک چٹھی کی ملاقات ہے۔ ان کی تصنیف سے میں نے ان کی رباعیات کو دیکھا ہے اور بس۔ یہ انکی عنایت ہے کہ انہوں نے مجھے دیباچہ نگاری کیلئے انتخاب کیا۔ دست بدعا ہوں کہ ان کا انتخاب دوسری مرتبہ بہتر اور موزوں تر ہو۔

میں نے ان کے مسودہ کو اول سے آخر تک دیکھا، دو ایک دوستوں کو دکھایا۔ بڑی خوب ترجمہ کیا ہے۔ اصل کا سا مزہ ملتا ہے، سادگی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اجمال کو برقرار رکھا ہے۔ الفاظ کا انتخاب موزوں ہے اور بحروں کا چناؤ موثر۔ کامیاب ترجمہ کی راہ میں متعدد مشکلات حائل رہتی ہیں۔ ان سب کا طے کرنا ہفتخوان سے کم نہیں۔ آہو گیروں اور عیب چینوں سے خدا کے نبی اور اولیا اللہ نہ بچ سکے۔ بیچارے جذب تو کس گنتی میں ہیں۔ جذب صاحب کیلئے اور ان کے سخن شناس دوستوں کیلئے فخر کا مقام ہے کہ بھرتر ہری ایسے اعلٰی پایہ کے شاعر کی

ایک چیز کو انہوں نے اردو نظم کا لباس ایک اسلوب اور ایک سلیقہ سے پہنادیا ۔ کئی اشعار پر مجھے ان کے طبعزاد ہونیکا دھوکہ ہوا سراسر آمد محسوس ہوتے تھے ۔ یہ ان کی قادر الکلامی کا ثبوت ہے اور لطف بیان اور سلاست زبان کا کرشمہ ۔

مثالیں ملاحظہ ہوں ۔

(٦)

جاہل کو رہ راست پہ لانا گویا
شاخ گل سے ہے باندھنا ہاتھی کا
جیسے کوی برگ گل سے ہیرا کاٹے
یا شہد کی بوند سے سمندر میٹھا

(٦٧)

جل جاتا ہے قطرہ گرم تر آہن پر
موتی کی طرح کنول پہ آتا ہے نظر
بنتا ہے وہی قطرہ صدف میں گوہر
جیسی صحبت ملے ہو ویسا ہی اثر

ہوتا ہے بہ سہ وجوہ صرف دولت
یا جود میں یا عیش میں یا ہو غارت
گر عشرت و جود میں نہ ہو صرف رقم
پھر تیسری لازمی ہے اس کی حالت

حالیہ اردو شاعری میں مرحوم منشی نرائن مہر کو اس نوع کا کلام کہنے میں کمال حاصل تھا ۔ سنسکرت سے اعلٰی ترجمہ کرنے میں وہ یدطولی رکھتے تھے ۔ ان کی رباعیات ہر اعتبار سے ہمارے ادب کیلئے مایہ ناز ہیں ۔ اس وقت میرے پاس انؒ کی تصنیف موجود ہے ۔ خود دیکھ لیجئے کہ ذیل کی رباعیات ۔

بھرتری ہری کا انداز اور اسی کی شان سے متصف ہیں یا نہیں ۔

رباعیات مہر

اے مہر حکیم دے اگر تلخ دوا
بے جا ہے مریض کی شکایت بے جا
حکمت میں نہ دے حکیم مطلق کی دخل
شاید کہ مصائب میں بھی ہو تیرا بھلا

خوشبو دیتا ہے مشک ڈبے میں رکھا
فانوس میں بھی شمع رہی نور افزا
ارباب کمال لاکھ اپنے کو چھپائیں
جوہر نہیں اے مہر چھپائے چھپتا

کھٹی بھی تھی جس درخت میں نارنگی
پیوند لگانے سے ہوئی ہے میٹھی
اے صحبت نیک آفریں ہے تجھ کو
عادت نہیں تبدیل طبیعت کر دی

تحصیل کیا تو ہے تحفظ کا خیال
محفوظ رہا تو صرف کا ہے جنجال
آنے میں بھی رنج اور جانے میں بھی رنج
لعنت تجھ پر ہزار لعنت اے مال!

جذب صاحب کی طبیعت میں سنجیدگی کا عنصر غالب ہے ۔ امید ہے کہ آپ بھرتری ہری کے دوسرے دو شتک ترجمانے کے بعد طبعزاد کلام کے سلسلے کو بڑھائینگے اور اپنے مخصوص رنگ میں ایسے چبھتے اور پند ونصائح سے لبریز اشعار

کہے جائینگے، جن پر اُردو ایسی ہی ناز کریگی جیسے سنسکرت بھرتری ہری کے کلام نزہت الیتام پر۔ مطالعہ بڑی شے ہے۔ اگر جذب صاحب کی طبع جاذب یونہی مائل اکتساب رہی تو ان میں صائب کا رنگ تمیثل جھلکنے لگیگا۔

نیاز کیش، دیوانہ

لاہور

۵ - فبروری ۱۹۳۵ع

تقریظ دلپذیر

پنڈت گنڈے راؤ صاحب (واچسپتی) ناظم عدالت ضلع سمستان گدوال

جناب کی قابل قدر تصنیف، ترجمہ منظوم، پندنامہ بھرتری ہری کو دیکھکر مجھے بیحد مسرت ہوئی، میں نے نہایت شوق کے ساتھ پوری کتاب ابتدا سے آخر تک دیکھی اور اصل سے لفظ بہ لفظ مقابلہ کیا - ترتیب بے نظیر، طرز نہایت عمدہ اور الفاظ پر معانی پائے گئے - جناب کے اشعار پڑھتے ہوئے اصل کتاب کا لطف حاصل ہوتا ہے - مجھے تعجب ہوتا ہے کہ بھرتری ہری کے نازک ترین نکات بھی جناب نے نہایت عمدہ، مناسب اور جامع الفاظ میں ظاہر کئے ہیں - یہ ظاہر ہے کہ سنسکرت زبان اپنی نوعیت کے اعتبار سے خاص حیثیت رکھتی ہے - بریں ہم بعض اشعار تو ایسے بہتر اور پر لطف ہیں کہ ان کو پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ ہی کے طبعزاد ہیں- ان میں ترجمہ کا احساس تک نہیں ہوتا - البتہ وہ لفظی صنعتیں اور محاورات جو سنسکرت کے لئے مختص ہیں اور جن کا خاص خاص مطالب کے اظہار کے لئے نہایت موزونیت کے ساتھ استعمال ہوا ہے اس میں نہیں پائے جاتے، ترجمہ میں اس کا کسی طرح امکان بھی نہیں ہے -

ہری ۔ راجہ وکرم اُجین کے برادر کلاں تھے ۔ لفظ
بھرتری ہری سے خود ان کا تعلق خاندان شاہی سے ظاہر ہوتا ہے ۔
ساتویں صدی عیسوی کے ایک کتبہ میں ان کا نام موجود ہے ۔
چین کے مشہور سیاح اِٹسنگ کے داخلہ جات سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ ۶۵۱ ع کے قبل موجود تھے ۔ اس سے واضح ہے کہ
بھرتری ہری کا زمانہ وہ تھا جب ہندوستان میں علما سے علم کلام
و تصوف میں نہایت سرگرمی کے ساتھ مباحثے ہوا کرتے تھے
صرف و نحو میں ان کی نہایت مستند دو تصنیفات واکیہ پدی اور
سار موجود ہیں، جو اپنے مضامین کے اعتبار سے بے مثل ہیں ۔
واکیہ پدی منظوم ہے ، اس میں فلسفہ نحو نہایت خوبی کے ساتھ
بیان کیا گیا ہے ۔ سار مشہور تپنجلی کے مہا بھاشیہ (تفسیر اکبر)
کی شرح ہے ۔ ایسے نکتہ سنج شاعر کے کلام میں مختلف علوم
و فنون میں اسقدر فضلیت رکھتا ہو کیا کیا امور رہیں ان کا اظہار
قابل مفسرین کے حیطۂ قابلیت سے باہر ہے ۔ اس کا ترجمہ
زبان اردو میں اور وہ بھی اس فصاحت کے ساتھ جناب نے
فرمایا ہے واقعی قابل تحسین ہے ۔ اب تک اس کا ترجمہ نہ صرف
ہندوستان کے مختلف زبانوں میں بلکہ یورپ کے بھی بعض زبانوں
میں ہوا ہے ، جنمیں سے بعض منظوم بھی ہیں ۔ اردو میں اس کمی
کو محسوس فرما کر جناب نے اس کی تکمیل کی اس کا شکریہ
ادا کرتا ہوں ۔

راجہ بھرتری ہری نے تصوف اور الہیات میں بھی اپنا بے مثل یادگار چھوڑا ہے جو بمقابلہ اس نیتی شتک کے جو عام نصیحت اور اصول معاشرت سے متعلق رکھتا ہے، بدرجہا بہتر اور سبق آموز ہے میں جناب سے التجا کرتا ہوں کہ جناب اس کا بھی اسی طرح ترجمہ فرما کر اردو کو ترقی بخشیں اور اس باغ کو شاداب کریں -

مقام گدوال گنڈے راؤ

عرض مصنف (مترجم)

گلچین سخن ہوں، گل بداماں ہوں میں
بے مایہ نہیں، باسر و ساماں ہوں میں
اے جذب عدم میں ہے مرا عکس وجود
تصویر کے پردے سے نمایاں ہوں میں

راگھو یندر راؤ جذب و کیل عالم پوری

दिक्कालाद्यनवच्छिन्नानन्तचिन्मात्रमूर्तये

स्वानुभूत्यैकमानाय नम: शान्ताय तेजसे ।।

ఉ. శ్రీలసమానభాసుశిఖి
 శీతమయూఖరుచుల్గ్రమించిది
క్కాల పదాద్యుపాధులను
 గాంచక నంతములేకజ్ఞానమా
త్రాలఘుతాద్వయపర
 మాకృతి స్వానుభవైకగమ్యమై
చాల వెలుంగు శాంతమయ
 శాశ్వతతేజముగూర్చిమ్రొక్కెదన్॥-

(دعا)

ہر سمت میں اور ہر زماں میں موجود

وہ عقل مجسم اور ہے لا محدود

تسکین ہے اور نور ہے، از خود روشن

ہوں ایسے خدا کے سامنے سر بسجود

बोद्धारो मत्सरग्रस्ताः प्रभवः स्मयदूषिताः ।
अबोधोपहताश्चान्य जीर्णमङ्गे सुभाषितम् ।

పుష్పగిరి తిమ్మకవి

కృత

నీతి శతకము

ఉ॥ బోద్ధలు మత్సరోచ్చలిత
బుద్ధులనూకొనబోరహంక్రియా
బద్ధులు గావునఁ బ్రభులు
బాలిమెయిన్వినలేరబోధపు
న్బద్ధతినున్కిఁ దక్కనయ
పండితులొల్లరసద్వివేద స
న్నద్ధసుభాషితంబులివి
నాతనువందె యణంగుగాకికన్.

(حمقا)

عاقل حاسد ہیں اور مغرور ہیں شاہ
باقی جو ہیں نا فہم ہیں اللہ اللہ
اس واسطے جو ہے مری شیریں سخنی
سب جذب مجھی میں ہو گئی ہے اے آہ

अज्ञः सुखमाराध्यः सुखतरमाराध्यते विशेषज्ञः ।

ज्ञानलवदुर्विदग्धं ब्रह्माऽपि तं नरं न रञ्जयति ।

ఉ॥ అజ్ఞుడు సజ్జనోక్తులెటు

లైనవినున్సులభంబుగా విశే

షజ్ఞుడు దెల్పినంత సర

సస్థితినూకొనుజ్ఞానలేశదు

ష్ప్రజ్ఞల దుర్విదగ్ధుడగు

పామరుడేగతి దెల్పబోయిన

న్ప్రాజ్ఞతజెందడజ్ఞుడని

బ్రహ్మయురంజిల సేయనోపునే ॥

ناواقف کے لئے آسان تفہیم

ہے اور بھی آسان جسے ہے عقل سلیم

کم فہم کو گر ہو ہمسہ دانی کا غرور

سمجھا سکتا نہیں ہے خلاق عظیم

प्रसह्य मणिमुद्धरोन्मकरवक्त्रदंष्ट्रान्तरात्

समुद्रमपि सन्तरेत् प्रचलदूर्मिमालाऽऽकुलम् ।

भुजङ्गमपि कोपितं शिरसि पुष्पवद् धारयेत्

न तु प्रतिनिविष्टमूर्खजनचित्तमाराधयेत् ॥

చ॥ మకరము కోఱనున్న పెను

మానికమైన హరింపవచ్చు దు

శ్చకచల దూర్మిఘోషమగు

సాగరమైన నదరింపవచ్చును

త్ప్రకుపిత భోగినైన బువు

దండవలె న్దలదాల్పవచ్చు బో

యక ప్రతికూలమూర్ఖ హృద

యంబది త్రిప్పగరా దొకప్పుడున్

دانتوں سے مگر مچھ کے نکالیں موتی

ممکن ہے شناوری سمندر کی بھی

ممکن ہے کہ سانپ ہار پھولوں کا بنے

کیا اس کو منائیں جو ہو ناداں ضدی

लभेत सिकतासु तैलमपि यत्नतः पीडयन्
पिबेच्च मृगतृष्णिकासु सलिलं पिपासार्दितः।
कदाचिदपि पर्यटञ्छशविषाणमासादयेत्
न तु प्रतिनिविष्टमूर्खजनचित्तमाराधयेत्॥

చ॥ ఇసుకఁ బ్రయత్నతన్పిడిచి
హెచ్చుగ దైలము గ్రాచవచ్చు బె
ల్లెసగెడు దప్పిస్రుక్కి మృగ
తృష్ణ జలంబులు గ్రోలవచ్చునన్
దెసల జరించియొక్కపుడు
దే దొఱుకున్ శశపువ్విషాణము
న్బొసగదు దుర్వివేకియగు
మూర్ఖుని చిత్తముద్రిప్ప నేరికిన్॥

مٹی سے نکالنا ہے روغن آساں
ممکن ہے ملے سراب سے آب رواں
خرگوش کے بھی سینگ ہیں آسان مگر
مشکل ہے رہ راست پہ آئے ناداں

व्याल बालमृणालतन्तुभिरसौ रोद्धुं समुज्जृम्भते·
छेत्तुं वज्रमणिं शिरीषकुसुमप्रान्तेन सन्नह्यति।
माधुर्यं मधुबिन्दुना रचयितुं क्षाराम्बुधेरीहते
नेतुं वाञ्छति य खलान्पथिसतां सूक्तैः सुधास्यन्दिभिः ।।

ఉ॥ బాలిశు చిత్తమేజనుదు
బల్మినుధోక్తులద్రిప్పబూనువాఁ
డీలవణాబ్ధిఁదీపుఘటి
యింపగఁబూనునుదేనెబొట్టుచే
బాలమృణాళతంతువునఁ
బన్నగరాజముఁగట్టబోవువ
జ్రాలకు బెజ్జమిల్నునుపఁ
జాలుశిరీషసుమాంతసంహతిన్ ।।

جاہل کو رہ راست پہ لانا گویا

شاخ گل سے ہے باندھنا ہاتھی کا

جیسے کوئی برگ گل سے ہیرا کاٹے

یا شہد کی بوند سے سمندر میٹھا

स्वायत्तमेकान्तगुणं विधात्रा विनिर्मितं छादनमज्ञतायाः ।
विशेषतः सर्वविदां समाजे विभूषणं मौनमपण्डितानाम् ॥

చ॥ పరమహితంబుగా ఁదగును
　　పాయముగా ననిశంబధీనమై
పరగెడునట్టులజ్ఞతకు
　　బల్విగు కప్పఁడమొప్పజేసెము
స్సరసి జగర్భు ఁడెట్లనిన
　　సర్వమెఱింగినవారిరచ్ఛలం
దెలుగనివారికాభరణ
　　మెంచవిశేషపుమౌనమేకదా॥

پنہاں کرنے کو جاہلانہ ہستی
ہے حیطۂ اختیار میں خاموشی
بزم علما میں اپنا منہہ بند رکھے
ناداں کے لئے صرف زینت ہے یہی

यदा किञ्चिज्ज्ञोऽहं द्विप इव मदान्धः समभवं
तदा सर्वज्ञोऽस्मीत्यभवदवलिप्तं सम मनः ।
यदा किञ्चित्किञ्चिद् बुधजनसकाशादवगतं
तदा मूर्खोऽस्मीति ज्वर इव मदो मे व्यपगतः ॥

చ॥ ఎపుడొక యింతగంటినని
యేనుఁగురీతిమదించియుంటినో
యపుడె సమస్తవిత్ప్రభుఁడ
నైతినటంచు మదించెనామనం
బిపుడొకయించుకించుకబు
ధేంద్రులచెంతనెఱింగికొంటినో
యపుడెవిమూర్ఖతాత్తదుర
హంకృతి వీడెజ్వరంబుకైవడిన్ ॥

میں علم پر اپنے بہت اتراتا تھا
ہاتھی کی طرح مست رہا کرتا تھا
صحبت جو ہوئی نصیب داناؤں کی
پھر یہ سمجھا کہ میں نہ سمجھا کچھ بھی
جو کچھ بھی تھا مجھ میں ہمہ دانی کا غرور
تپ کی مانند ہو گیا سب کافور

कृमिकुलचितं लालाक्लिन्नं विगन्धि जुगुप्सितं
निरुपमरसं प्रीत्या खादन्नरास्थि निरामिषम् ।
सुरपतिमपि श्वा पार्श्वस्थं विलोक्य न शङ्कते
न हि गणयति क्षुद्रो जन्तुः परिग्रहफल्गुताम् ॥

చ॥ తొరగెడు బొల్లువన్దడిసి
దుష్టపుకంపునఁ జేరరాకలోఁ
బురువులు గాఱనంజూడును
పోదిమి లేని ఖరాస్థిఁ జొక్కుచు
న్గొఱికెడుకుక్క పార్శ్వమున
కున్జనుదెంచిన యింద్రుగాంచిన
న్బొరయదు శంకక్షుల్లకులు
బొందిన తక్కువ లెక్క సేతురే॥

کیڑے ہوں، کف آلودہ ہو اور بدبودار
کتا کھاتا ہے ایسی ہڈی مردار
اِندر بھی کھڑے ہوں تو نہیں شرماتا
کب چھوڑتا ہے اپنی بدی بداطوار

शिरः शर्वं स्वर्गात् पशुपतिशिरस्तः क्षितिधरं
महीध्रादुत्तुङ्गादवनिमवनेश्चापि जलधिम् ।
अधोऽधो गङ्गेयं पदमुपगता स्तोकमथवा
विवेकभ्रष्टानां भवति विनिपातः शतमुखः ॥

చ॥ సురపురినుండిశంకరుని
జూటము జూటము వాసిగట్టుగ
ట్టురు వడివీడి భూమి భువి
నుండియు వారిధి వార్ధి నిల్వక
య్యురగులలోకమున్బారసి
యున్నెఱ సెన్నఱిగంగ గావున
న్నెఱకులు స్థానము ల్విడిచి
నూఱు ముఖంబుల గాసి జెందరే॥

گنگا جنت سے ایشور کے سر پر
پھر اُتری ہمالیہ پہ وہ لہرا کر
پھر بحر سے نیچے آ کے وہ ہو گئی کم
ہو جاتا ہے سو راہوں سے جاہل ابتر

शक्यो वारायितुं जलेन हुतभुक् छत्त्रेण सूर्यातपो
नागेन्द्रो निशिताङ्कुशेन समदो दण्डेन गोगर्दभौ ।
व्याधिर्भेषजसङ्ग्रहैश्च विविधैर्मन्त्रप्रयोगैर्विषं
सर्वस्यौषधमस्ति शास्त्रविहितं मूर्खस्य नास्त्यौषधम् ॥

چھاتہ سے دھوپ، آگ پانی سے مٹے
ہاتھی آنکس سے، بیل لکڑی سے چلے
دارو سے مرض، عمل سے ہو چارہ زہر
ممکن نہیں بیوقوف کو عقل ملے

शास्त्रोपस्कृतशब्दसुन्दरगिरः शिष्यप्रदेयाऽऽगमाः
विख्याताः कवयो वसन्ति विषये यस्य प्रभोर्निर्धनाः ।
तज्जाड्यं वसुधाधिपस्य कवयस्त्वर्थं विनापीश्वराः
कुत्स्याः स्युः कुपरीक्षका हि मणयो यैरर्घतः पातिताः ॥

చ॥ సురుచిర శాస్త్ర పారపరి
శుద్ధవచస్కులు శిష్యదేయసు
స్థిరనిగమాగముల్గడుప్ర
సిద్ధులునౌఘను లేనృపాలుచేఁ
బొరసిరా లేమియక్కొదువ
భూపతిదేఘనులైనవారిలే
మరపి పరీక్షకుండువెల
యల్పముసేసిన రత్నమల్పమే॥

(عقلا)

ہو جو کہ فصیح و عالم تیز بیاں
اور شعر و سخن میں بھی ہو مشہور زماں
طلاب کو بھی دیسکے درس و تدریس
لیکن محتاج ہو بہ بزم شاہاں
ناواقفی اس شاہ کی ثابت ہوگی
عالم کی جو منزلت ہے جانے گی کہاں
کم فہمی سے قیمت کو گھٹا دے صراف
جوہر کی مگر گھٹ نہ سکیگی کبھی شاں

हर्तुर्याति न गोचरं किमपि शं पुष्णाति यत्सर्वदा-
ऽप्यर्थिभ्यः प्रतिपाद्यमानमनिशं प्राप्नोति वृद्धिं पराम्
कल्पान्तेष्वपि न प्रयाति निधनं विद्याख्यमन्तर्धनं
येषां तान्प्रति मानमुज्झत नृपाः ! कस्तैः सह स्पर्धते ॥

చ॥ కనబడదెవ్వరే బలిమిఁ
గైకొన వచ్చిన నిచ్చలున్ సుఖం
బెనయగఁ జేయునర్థులకు
నిచ్చిన హెచ్చుయుగాంత వేళలం
దున జెడదట్టివిద్యయను
నూత్నధనంబుగడించుకొన్నవా
రిని సవరింపనేరవికు
భృత్తుల తోడ విరోధమేటికిన్॥

جسکو سارق چرا نہیں سکتا ہے
اور جو ہر وقت بخشتا ہے راحت
طالب کو عطا کرنے سے بڑہتا ہے اور
گھٹتی نہیں حشر تک بھی جس کی قیمت
ایسا گنجینۂ خفی یعنی علم
جن کے قبضہ میں ہے شان و شوکت
ہمسر کوی دنیا میں نہیں ہے ان کا
اے شاہ! نہ کر ان سے غرور ونخوت

अधिगतपरमार्थान् पण्डितान् माऽवमंस्था-
स्तृणमिव लघु लक्ष्मीर्नैव तान् संरुणद्धि ।
अभिनवमदलेखाश्यामगण्डस्थलानां
न भवति बिसतन्तुर्वारणं वारणानाम् ॥

చ॥ అధిగత వేదశాస్త్రపర
మార్థులఁ బండితు లైనవారినీ
వధిప! నిరాకరింపవల
దల్పతృణోపమసీదులక్ష్మియ
య్యధికుల నడ్డగింపఁ గల
దామదవార్యసితోరుగండభా
ద్కధరనిభేభరాజముల
కుంబిసతంతు వదేమి యడ్డమో॥

دل توڑ کبھی نہ عارف کامل کا
دولت تری ان کے پاس ہے ایک تنکا
اے جذب کہو کنول کی ڈنڈی کا سوت
کیا روک سکیگا مست ہاتھی کو بھلا

अम्भोजिनीवनविहारविलासमेव
हंसस्य हन्ति नितरां कुपितो विधाता ।
न त्वस्यदुग्धजलभेदविधौ प्रसिद्धां
वैदग्ध्यकीर्तिमपहर्तुमसौ समर्थः ॥

చ॥ అలకమలాసనుండుమది
నల్క వహించిన నేనియంచపై
లలితసరోజినీవనవి
లాసనివాసము మాన్పఁ గాకఁదా
బలియుఁ దలంచుదానిదగు
పాలును నీరును నేర్పరించునే
ర్పుల గల సుప్రసిద్ధయశ
మ్ము న్హరియించుటకున్సమర్థుఁడే॥

خالق کو اگر ہنس پہ غصہ آئے
پھرنے سے کنول بن میں وہ محروم رکھے
کرتا ہے جو وہ دودھ کو پانی سے جدا
یہ جوہر ذاتی تو مٹائے نہ مٹے

केयूराणि न मूषयन्ति पुरुषं हारा न चन्द्रोज्ज्वला
न सनानं न विलेपनं न कुसुमं नालङ्कृता मूर्धजाः ।
वाण्येका समलङ्करोति पुरुष या संस्कृता धार्यते
क्षीयन्ते खलु भूषणानि, सततं वाग्भूषणं भूषणम ।।

చ॥ జలకము గంధమున్ గుసుమ
దారుశిరోజములున్ భుజాంగదం
బులుశశి గౌరహారముఖ
భూషలు మర్త్యునలంకరింపలే
వలర నలంకరించువిమ
లాంచిత సంస్కృత వాణియొక్కటే
బొలుపఱు సొమ్ములెల్లచెడి
పోవదు వాక్కను భూషణంబిలన్॥15॥

موتی، کنگن سے ہوگی کیا آرائش
بیکار ہے غسل و عطر، پھولوں کا ہار
بالوں کو سنوارنے سے کیا حاصل ہے
زینت انسان کی ہے شیریں گفتار
جتنی آرائشیں ہیں سب ہوں گی تباہ
دراصل کلام سے ہے انساں کا وقار

विद्या नाम नरस्य रूपमधिकं प्रच्छन्नगुप्तं धनं
विद्या भोगकरी यशःसुखकरी विद्या गुरूणां गुरुः।
विद्या बन्धुजनो विदेशगमने विद्या परा देवता
विद्या राजसु पूज्यते न तु धनं विद्याविहीनः पशुः ।।

చ॥ నరులకు దాచిపెట్టినధ
నంబును చక్కని రూపు(శ్రీయశ
స్కరియును భోగ భాగ్య సుఖ
కారిణియుఁ గురు కోటి కిన్మహా
గురువు విదేశ బంధువును
గూర్చిన దైవము రాజ వశ్యముఁ
వెరవు సువిద్యయే ధరన
విద్యఁ దెపో పశువర్గ మిట్టిదే॥

ہے علم ہے اک حسن برائے انساں
اور علم ہے لازوال گنج پنہاں
شہرت کا ذریعہ بھی ہے اور عیش رساں
ہے علم ہی استادوں کا استاد زماں
پردیس میں ہے علم برادر کی طرح
اور علم فرشتوں کا ہے سردار یہاں
دربار میں دولت نہیں، ہے علم کی قدر
جو علم سے بے بہرہ ہے وہ ہے حیواں

क्षान्तिश्चेत् कवचेन किं किमरिभि: क्रोधोऽस्ति चेद् देहिनां
ज्ञातिश्चेदनलेन किं यदि सुहृद्दिव्यौषधै: किं फलम् ।
किं सर्पैर्यदि दुर्जना: किमु धनैर्विद्याऽनवद्या यदि
व्रीडा चेत्किमु भूषणै: सुकविता यद्यस्तिराज्येनकिम् ॥

చ॥ క్షమ మదినున్న నేలకవ
చంబరి యేటికి క్రోధమున్నదా
యమలయనేల చిచ్చుపర
మౌషధమేల సుహృత్తుగల్గమూ
ర్ఖమనుజుడున్న నేలఫణి
ద్రవ్య మదేల సువిద్య యున్నసి
గ్గమఱిస సొమ్ములేల కవి
తాఢ్యత గల్గిన రాజ్యమేటికిఁ॥

ہو صبر تو جوشن کی ضرورت کیا ہے
غصہ ہو تو دشمن سے ہے کیا کام بھلا
دشمن ہو آتش کی ضرورت کیوں ہو
صادق ہو جو دوست پھر نہیں فکر دوا
ہو صحبت بد تو سانپ کی کیا حاجت
ہو علم تو دولت کا کسے ہے سودا
ہو شرم و حیا تو کام کیا زیور سے
شاعر کو نہیں ہے سلطنت کی پروا

दाक्षिण्यं स्वजने दया परिजने शाठ्यं सदा दुर्जने
प्रीतिः साधुजने नयो नृपजने विद्वज्जने चार्जवम् ।
शौर्यं शत्रुजने क्षमा गुरुजने धृष्टता
ये चैवं पुरुषाः कलासु कुशलास्तेष्वेव लोकस्थिति। ।।

చ॥ పరిజన కోటిపైఁ గరుణ
బంధులపై మొగమోటమల్పులం
దరతియుఁ బ్రీతిసాధుజను
లందిలఱేని యెడన్నయంబుతెం
పరులపయిన్ బుధాళియెడ
నార్జవమున్ గురులందు నోర్పువి
త్తరులెడ ధూర్తతం దెలుపు
ధన్యులయందె తగున్జగద్గతుల్॥

خویشوں سے سلوک اور خدام پہ مہر
پیش آئے درشتی سے جو ہیں بد کردار
نیکوں سے محبت رکھے، شاہوں سے ادب
عالم سے کرے جو راستی کا اظہار
اعدا سے شجاعت اور استاد سے صبر
ہوں عورتیں جس جگہ کریں بالکل عار
سمجھو کہ یہی ہیں فخر عالم انساں
کم ہوتے ہیں جذب اس طرح نیک اطوار

जाड्यं धियो हरति सिञ्चति वाचि सत्यं
मानोन्नतिं दिशति पापमपाकरोति ।
चेतः प्रसादयति दिक्षु तनोति कीर्त्तिं
सत्सङ्गतिः कथय किं न करोति पुंसाम् ? ॥

చ॥ మతి గల జాడ్యముల్జెఱచు
మాటలసత్యముగూర్చుమానము
న్నతినెనయించుఁబాపములు
నాశమొనర్చుమనంబునన్ప్రస
న్నతగదియించుదిక్కులఘు
నంబుగఁగీర్తులనించుసాధుసం
గతియిఁకనేవిశేషములు
గల్గఁగఁజేయదుమర్త్యకోటికిన్॥

کج فہمی کو دھو دیتی ہے اچھی صحبت
ہو صدق بیاں اور فزوں و عزت
عصیاں سے ملے نجات، دل ہو بشاش
ہر چار طرف پھیلے بہت کچھ شہرت
دنیا میں فیض کیا نہیں پہنچاتی
انسان کو جذب صالحوں کی صحبت

जयन्ति ते सुकृतिनो रससिद्धाः कवीश्वराः ।
नास्ति येषां यशःकाये जरामरणजं भयम ।।

చ॥ చతురమతిప్రసిద్ధియువ
వఃపరిశుద్ధిప్రబంధవర్ధన
స్థితికలనాసమృద్ధిరస
సిద్ధియుఁగాంచియగణ్యపుణ్యభా
గతులితకీర్తిదేహధరు
లైసుకవీశ్వరులెయ్యెడన్జరా
మృతిజనితోగ్రభీతులువ
హింపకయిప్పుడున్న వారిలన్ ॥

جو لوگ کہ شاعر بھی ہیں اور نکتہ داں
عزت سے بسر ہوتی ہے ان کی ہر آں
ہے ان کو حیات جاوداں جب حاصل
پھر موت و ضعیفی کا انہیں خوف کہاں

क्षुत्क्षामोऽपि जराकृशोऽपि शिथिलप्राणोऽपि कष्टां दशा-
मापन्नोऽपि विपन्नदीधितिरिति प्राणेषु नश्यत्स्वपि ।
मत्तेभेन्द्रविभिन्नकुम्भपिशितग्रासैकबद्धस्पृहः
किं जीर्णं तृणमत्ति मानमहतामग्रेसरः केसरी ? ॥

ఉ॥ ఆఁకటఁ బ్రుక్కి నన్ముదిమి
నంగము జిక్కినఁ గష్టదుర్దశ
సోఁకినఁ గాంతిదక్కినన
సువ్రజముజ్జనుచున్నదప్పిన
స్వీకమదేభకుంభపద
పీపిశితస్పృహఁ జెందుసింగమ
ప్రాకటవాడుపుల్మెసవు
నా యభిమానిమృగేంద్రుఁ డెయ్యెడన్ ॥

(شجاعت و دلیری)

فاقہ سے ہو تنگ، زندگی سے بیزار
محروم ہو طاقت سے کہ ہو نزع میں جاں
ہر وقت دماغ فیل کا طالب ہے
کھاتا نہیں تنکے کو کبھی شیر زماں

स्वल्पस्नायुवसावशेषमलिनं निर्मांसमप्यस्थिकं
श्वा लब्ध्वा परितोषमेति न तु तत्तस्य क्षुधाशान्तये ।
सिंहो जम्बुकमङ्कमागतमपि त्यक्त्वा निहन्ति द्विपं
सर्वः कृच्छ्गतोऽपि वाञ्छति जनः सत्त्वानुरूपं फलम् ॥

ఉ ॥ స్నాయువసాదులల్పములు
నంజుడు లేదదిపంకదూష్యమా
హేయవుటస్థిఁగుక్క భుజి
యింపుచురంజిలుదానఁ దృప్తునుం
బాయదుప్రాప్తజంబుకము
మానిమృగేంద్రముజించునేనుఁగుఁ
డాయుదురెల్లవారలతి
దస్సియుశక్తికొలందిగోరికల్ ॥

چربی نہ ہو اور گوشت نہ ہو، بد بو ہو
اس قسم کی استخواں کو پا کر کتا
اپنے جامے میں بس سماتا ہی نہیں
حالانکہ شکم اس سے نہیں بھر سکتا
چرتے ہوئے کولے کو مگر چھوڑ کے شیر
ہاتھی کو شکار کر کے ہی کھائے گا
انسان مصیبت میں بھی حسب ہمت
اے جذب نتیجہ کا ہے طالب ہوگا

लाङ्गूलचालनमधश्चरणावपातं
भूमौ निपत्य वदनोदरदर्शनं च ।
श्वा पिण्डदस्य कुरुते गजपुङ्गवस्तु
धीरं विलोकयति चाटुशतैश्च भुङ्क्ते ॥

చ॥ ఎదువికితోఁక ద్రిప్పి పతి
పాదములానుచు గ్రిందఁ బ్రాలుచు
వెల్లికిల పైఁబడుచు
వేమఱు నోరుదరంబె చూపుచున్
బెలకుఱుకుక్క కొక్క కరి
బెట్టరు ధీరతఁ జూచుచున్ మదా
వళము భుజించుఁ జాటుశత
వాక్కుల పెన్గవలంబు లిమ్ములన్ ॥

اس شخص کے سامنے جو دیتا ہے غذا
دم اپنی ہلا کے لوٹتا ہے کتا
گرتا ہے زمیں پہ اور پھر ذلت سے
دکھلاتا ہے کھال پیٹ اور منہ اپنا
لیکن ہاتھی کا [illegible] عظمت ہے
دیتا ہے دلاسا اسے خوش کر کے غذا

परिवर्तिनि संसारे मृतः को वा न जायते ।

स जातो येन जातेन याति वंशः समुन्नतिम् ॥

చ॥ ఎడతెగకిట్లుసంసరణ

మెల్లపుడుఁబరివర్తిలంగనే

యెదమృతిబొందియెవ్వఁడుద

యింపఁడుపుట్టుకకేమియెవ్వఁడీ

పుడమిజనింపఁదత్కులము

భూరిసమున్నతిఁజెందువానిదే

యొదలునుజన్మమున్బరువు

లాక్కాకచోఁబదికోట్లుపుట్టవే ॥

اس گردش آفاق میں وہ کون بشر

مرتا ہے تو آتا نہیں پیدا ہو کر

پیدا ہوا انسان وہی دنیا میں

کر جائے جو توقیر نسب بالاتر

लाङ्गूलचालनमधश्चरणावपातं
भूमौ निपत्य वदनोदरदर्शनं च ।
श्वा पिण्डदस्य कुरुते गजपुङ्गवस्तु
धीरं विलोकयति चाटुशतैश्च भुङ्क्ते ॥

చ॥ బలువిడితోఁకఁద్రిప్పిపతి
పాదములూనుచుఁగ్రిందద్రవాలుచు
న్వ్రేలికిల పైఁబడుచు
వేమఱునోరుదరంబెచూపుచున్
బెలకురుకుక్కకొక్కకడి
బెట్టరుధీరతఁజూచుచున్మదా
వళముభుజించుఁజాటుశత
వాక్కులపెన్గవణంబులిమ్ములన్ ॥

اس شخص کے سامنے جو دیتا ہے غذا
دم اپنی ہلا کے لوٹتا ہے کتا
گرتا ہے زمیں پہ اور پھر ذلت سے
دکھلاتا ہے خالی پیٹ اور منہ اپنا
لیکن ہاتھی! کہ صاحب عظمت ہے
دیتا ہے مہاوت اسے خوش کر کے غذا

परिवर्तिनि संसारे मृतः को वा न जायते ।
स जातो येन जातेन याति वंशः समुन्नतिम् ॥

చ॥ ఎడతెగకిట్లుసంసరణ
మెల్లపుడుఁబరివ ర్తిలంగనే
యెడమృతిబొందియెవ్వఁడుద
యింపఁడుపుట్టుకకేమియెవ్వఁడీ
పుడమిజనింపఁదత్కులము
భూరిసమున్నతిఁజెందువానిదే
యొడలినుజన్మమున్పురువు
లొక్కొకచోఁబదికోట్లుపుట్టవే ॥

اس گردش آفاق میں وہ کون بشر
مرتا ہے تو آتا نہیں پیدا ہو کر
پیدا ہوا انسان وہی دنیا میں
کر جائے جو تو قیر نسب بالاتر

कुसुमस्तबकस्येव द्वयी वृत्तिर्मनसिवनः ।

मूर्ध्नि वा सर्वलोकसय शीर्यते वन एव वा ॥

ఉ॥ మానరవాస నైకకుసు

మ స్తబకాకృతిరెండువృత్తుల

న్భాసిలుమానశాలియగు

ప్రాజ్ఞుఁడదెట్లనగాఁ బురంబుదాఁ

జేసినసర్వలోకములుఁ

జెల్వుగనౌదలదాల్పనుండున

య్యాసలుబాసినన్వపసి

యైవనసీమలనుండునెమ్మదిన్ ॥

کامل دنیا میں ہیں مثال گل تر

دو طرح سے ان کی زیست ہوتی ہے بسر

یا ہو کے گر جائیں وہ صحرا میں کہیں

یا خوبیٔ قسمت سے ہوں ہر ایک کے سر

सन्त्यन्येऽपि बृहस्पतिप्रभृतयः सम्भाविताः पञ्चषा-
स्तान् प्रत्येष विशेषविक्रमरुचो राहुर्न वैरायते ।
द्वावेव ग्रसते दिवाकरनिशाप्राणेश्वरौ भास्वरौ
भ्रातः ! पर्वणि पश्य दानवपतिः शीर्षावशेषाकृतिः ।।

చ॥ అలగురుభార్గవప్రభృతు
లైదుగురున్మరువొందవారిపై
నలుగకశీర్షమాత్రయుతుఁ
డయ్యునుజూడువిశేషవిక్రమే
చ్ఛులగలరాహుఁడైత్యపతి
చంద్రదినేంద్రులఁబట్టునిర్వర
స్జలమునఁబర్వవేళలయ
శంబునకింతెమహద్విరోధము ॥

یہ زہرہ و مشتری و مریخ و زحل
ہمراہ عطارد رہیں فلک پر روشن
لیکن دیووں کا شہ دلاور راہو
ہرگز نہیں ان پانچوں کا جانی دشمن
بلکہ مہ و مہر مالک لیل و نہار
کھاتے ہیں اماوس اور پونم کو گہن

वहति भुवनश्रेणिं शेषः फणाफलकस्थितां
कमठपतिना मध्येपृष्ठं सदा स च धार्यते ।
तमपि कुरुते क्रोडाधीनं पयोधिरनादरा-
दहह ! महतां निःसीमानश्चरित्रविभूतयः ॥

చ॥ ఘనుఁడహిభర్తభోగఫల
కంబునఁదాల్చుజగంబులెల్లనా
యననలకూర్మరాజుచల
మూంగమునన్భరియించునాగుణా
ఢ్యునిధరియించుఘోణిమణి
యానుదదంగభరంబనాదృతి
న్వనధియయారెయార్యుల
యుద్యాచరిత్రములౌవిచిత్రముల్ ॥

ڈھر ا ر کھا ہے شیش جی نے او فقط
اس چودہ طبق والے جہاں کو پھن پر
اور شیش جی مہراج کو کچھپ جی نے
سونپی ہے ہمیشہ کے لئے اپنی کمر
لیکن ہے غضب کی بات کچھپ جی کو
سونپا ہے سمندر نے فقط سو کر پر
معلوم ہمیں نہ ہو سکے کا ہرگز
اے جذب بزرگوں کا جو ہے شوکت و فر

वरं पक्षच्छेदः समदमघवन्मुक्तकुलिश-
प्रहारैरुद्गच्छद्बहुलदहनोद्गारगुरुभिः ।
तुषाराद्रेः सूनोरहह ! पितरि क्लेशविवशे
न चासौ सम्पातः पयसि पयसां पत्युरुचितः ।।

ఉ॥ ఆకడఁదండ్రిక్లేశవశుఁ
డైకృశియింపగఁగాంచుచున్నమై
నాకునకున్పయోధిభువ
నంబులఁగూల్చుటనర్హమా సడిం
జేకొనుకంటెదృప్తసుర
శేఖరభూరిశిఖిస్ఫులింగకీ
లాకరభీకరోరుకులి
శాహతిఁజచ్చినఁగీర్తిగల్గదే ॥

مغرور رہا کرتا تھا راجہ اندر
جس نے کہ چلایا آتش افشاں خنجر
گھر ے چوٹوں سے اسکے ، راجہ میناک
مر جاتا اگر تو تھا بہت ہی بہتر
لیکن اس کا پدر ہماچل جو ہے
اس کو بے ہوش ہی پڑا رہنے پر
لازم نہ تھا اپنی جاں بچانیکے لئے
روپوش سمندر میں وہ ہوتا جا کر

यदचेतनोऽपि पादैः स्पृष्टः प्रज्वलति सवितुरिनकान्तः ।

तत्तेजस्वी पुरुषः परकृतनिकृतिं कथं सहते ? ॥

చ॥ కరముఁబ్రకాశమొందురవి

కాంతమచేతనమయ్యుఁజూచితే

యెరపరికంబుకోపమొక

యించుకభానుండుపాదమూదినఁ

గఱకఱఁజెందినట్టులధి

కత్వరమందెడుజండతేజముఁ

బొరసినపూరుషుల్ పరులు

బూనియొనర్చునవజ్ఞలోర్తురే ॥

سورج کی کرن سے لعل جل اُٹھتا ہے

شاید خورشید اس کو ٹھکراتا ہے

کس طرح کرے پسند اپنی توہیں

جو شخص بلند مرتبے والا ہے

सिंहः शिशुरपि निपतति मदमलिनकपोलभित्तिषु गजेषु ।
प्रकृतिरियं सत्त्ववतां न खलु वयस्तेजसो हेतुः ॥

ఉ॥ సింగముగన్నయక్కొదమ
చిన్నదియయ్యునభంగవాసనా
సంగతభృంగదానఝుర
సంఘమలీమసగండరంగమా
తంగవిభంగభంగులకు
దాఁటుబలాఢ్యులకున్ స్వభావమీ
యంగువయోవిశేషముప
రాక్రమసంపదకున్ బ్రధానమే ॥

خونخوار اسد عمر میں گو چھوٹا ہے
لیکن وہ فیل مست پر گرتا ہے
مردانگی کچھ عمر پہ موقوف نہیں
اعلےٰ انساں کا فطرتی خاصہ ہے

जातिर्यातु रसातलं गुणगणैस्तत्राप्यधो गम्यतां
शीलं शैलतटात्पतत्वभिजनः सन्दह्यतां वह्निना
शौर्ये वैरिणि वज्रमाशु निपतत्वर्थोऽस्तु नः केवलं
येनैकेन विना गुणास्तृणलवप्रायाः समस्ता इमे ॥

చ॥ కులమురసాతలస్థలిని
గూలినమంచిగుణంబధోగతి
న్బొలసినశీలమద్రితట
భూమినిజాలివిదగ్ధమైనద్వి
ట్కులహరశౌర్యమందుఁబిడు
గుల్పడినన్నగడు మేల్ధనంబెకా
పలెనది లేనిచోఁ దృణల
వంబులుగాగుణకోటులిన్నియున్ ॥

(غزل)

رکھے تحت الثریٰ میں ہی قوم قدم
اوصاف کہیں اس سے بھی نیچے ایں دم
اخلاق و آداب کوہ سے گر بھی جائیں
رشتہ دار و عزیز ہو جائیں بھسم
بجلی بھی شجاعت و دلیری پہ گرے
ہم کو پروا نہیں نہ کچھ اس کا ہے غم
دولت سے ہمیں کام ہے بس اسکے بغیر
تنکا ہی سمجھتے ہیں کل اوصاف کو ہم

यस्यास्ति वित्तस नरः कुलीनः स पण्डितः स श्रुतवान् गुणज्ञः ।
स एव वक्ता स च दर्शनीयः सर्वे गुणाः काञ्चनमाश्रयन्ति ।

ఉ॥ వాఁడెకులీనుఁడుత్తముఁడు
వాఁడెరసజ్ఞుఁడువాఁడెయార్యుఁడున్
వాఁడెబహుశ్రుతుండుమఱి
వాఁడెగుణాఢ్యుఁడువాఁడెవక్తయున్
వాఁడెసురూపియంచుధన
వంతునినందఱునెంతయున్
బోడిమిగానసర్వగుణ
ముల్గనకాశ్రయభూతముల్గదా ॥

زردار جو ہے وہ ہے نسب کا عالی
عالم وہی، شارع وہی، خوش خلق وہی
افصح وہی، لایق زیارت بھی وہی
دولت ہی میں اوصاف سبھی ہیں مخفی

दौर्मन्त्र्यान्नृपतिर्विनश्यति यतिः सङ्गात् सुतो लालना-
द्विप्रोऽनध्ययनात् कुलं कुतनयाच्छील खलोपासनात् ।
ह्रीर्मद्यादनवेक्षणादपि कृषिः स्नेहः प्रवासाश्रया-
न्मैत्री चाप्रणयात् समृद्धिनयात्त्यागप्रमादाद्धनम ।

చ॥ కుమతులయోదవన్ నృపతి
కూటమిచేయతి లాలనన్సుతుం
డమహిత విద్య విప్రుఁడస
దాత్మజుచేఁగులమల్పుచే సుశీ
లముత్రపహాలచేఁగృషి య
లక్ష్యతఁజెల్మి ప్రవాసవృత్తివి
య్యమరతిదుర్నయాప్తిసిరి
యర్థములీవిఁబ్రమాదతన్ జెడున్ ॥

نا اہل مصاحبوں کے باعث سلطاں
زاہد صحبت سے، لاڈ سے نور نظر
عالم تو مطالعہ نہ ہونیکے سبب
اور نسل و نسب باعث نا اہل پسر
صحبت سے بُرو ںکی عمل اور نشہ سے شرم
اور فصل عدم توجہی ہو نے پر
الفت فرقت سے، دوستی خفت سے
اقبال و سعادت بھی ستم سے اکثر
دولت خیرات و جود کی کثرت سے
اے جذب ہوا کرتی ہیں برباد اکثر

दानं भोगो नाशस्तिस्रो गतयो भवन्ति वित्तस्य ।
यो न ददाति न भुङ्क्ते तस्य तृतीया गतिर्भवति ।।

చ॥ అనుపమదానభోగవిల
యంబులనన్దగుమూఁడుమార్గముల్
దనరుధనంబునందదియు
దారమతిన్మనుజుండెటింగిదా
ననుభవిగావలెన్బుధుల
కర్థులకీవలెలేకమూలయిం
టనెపెనుకాంక్షదాపనది
దప్పకదుమూఁడవత్రోవఁగైకొనున్ ॥

ہوتا ہے یہ سہ وجوہ صرف دولت
یا جود میں یا عیش میں یا ہو غارت
گر عشرت و جود میں نہ ہو صرف رقم
پھر تیسری لازمی ہے اس کی حالت

मणिः शाणोल्लीढः समरविजयी हेतिदलितो ।
मदक्षीबो नागः शरदि सरितः श्यानपुलिनाः ।
कलाशेषश्चन्द्रः सुरतमृदिता बालवनिता
तनिम्ना शोभन्ते गलितविभवाश्चार्थिषु नराः ॥

ఉ॥ శాణవిలీఢరత్నమవి
సందళితాంగజయాఢ్యుఁడున్ మద
క్షీణగజంబునిర్జలవి
శీతలసైకతశారదాపగా
శ్రేణికళావశిష్టశశి
చెల్వునిచేరతిఁ జిక్కుబాలవి
శ్రాణనలీలఁ బేదగిలు
రాజులు మింతురు కార్శ్యమొందియున్॥

صیقل جو کیا گیا ہو ایسا جوہر
گھائل ہو کر جو جنگ میں پائے ظفر
مستی میں جو اترا ہو وہ ہاتھی کمزور
دریا سرما کا کم ہوا جو گھٹ کر
شوق الفت میں جو تھکی ہو عورت
اور وہ شب اول کا ہلال اور
خیرات سے مفلس جو ہوا ہو سلطان
کمزوری ہی ان سب کی ہے قوت اکثر

परिक्षीणः कश्चित स्पृहयति यवानां प्रसृतये
स पश्चात्सम्पूर्णः कलयति धरित्रीं तृणसमाम् ।
अतश्चानैकान्त्याद् गुरुलघुतयाऽर्थेषु धनिना-
मवस्था वस्तूनि प्रथयति च सङ्कोचयति च ॥

ఉ॥ చేరెడుగంజికోసమొరు
చెంగటికేగుచుడస్సియున్నవాఁ
డేరమజెందివెన్కజగ
మెల్లఁదృణంబుగనెంచునర్థముల్
మీఱినయందున౯దుదను
లేకయణంగినయందునన్నరు౯
జేరునుబెక్కువస్థలుగ్ర
హించుటమించుటదాననేకదా ॥

غربت میں محتاج کبھی تھا جو کا
زر پانے پہ دنیا کو وہ تنکا سمجھا
ظاہر ہوا ہر چیز کی قیمت کا مدار
انساں کے غنا تنگ و چشمی پہ رہا

राजन् ! दुधुक्षसि यदि क्षितिधेनुमेतां
तेनाद्य वत्समिव लोकममुं पुषाण ।
तस्मिंश्च सम्यगनिशं परिपोष्यमाणे
नानाफलैः फलति कल्पलतेव भूमिः ॥

చ॥ ఇలయనుధేనువున్పిదుక
నిచ్చజవించిననేనిరాజ, నీ
వెలమినిదూడఁబెంచినటు
లెప్పుడులోకముఁబ్రోవవయ్యనీ
వలనజనంబులెస్సయయి
వర్ధిలుచుండినఁగల్పవల్లియు
న్బలెసకలేప్సితార్థఫల
వర్గములీధరయీనకుండునే ॥

گر گاو زمیں کو شاہ! دوہا چاہے
زیبا ہے رعایا کو تو بچھڑا سمجھے
اس طرح جو پرورش کرے گا تو زمیں
طوبے کی طرح ثمر بھی دیگی وہ تجھے

सत्याऽनृता च परुषा प्रियवादिनी च
हिंस्रा दयालुरपि चार्थपरा वदान्या ।
नित्यव्यया प्रचुरनित्यधनागमा च
वाराङ्गनेव नृपनीतिरनेकरूपा ॥

చ॥ తడవ నిబద్ధయొక్కపుడు
దబ్బఱయొక్కెడనిష్ఠురోక్తులొ
క్కెడ ప్రియవాద మొక్కపుడు
హింసయొకప్పుదయా స్వభావమొ
క్కెడ ధనకాంక్ష యొక్కపుడు
నిచ్చటలొక్కెడ వెచ్చమొక్కెడ౯
గడనయొకప్పుగా గణిక
కైవడినొప్పు నృపనీతి నైకత౯ ॥

کہنا کہیں سچ، جھوٹ کہیں کہہ جانا
یا ظلم سے رحم سے لینا کہیں کام
موقع سے کسی کی جان بھی لے لینا
موقع سے کبھی رحم کو کرنا بدنام
طامع کہیں بن کر، کہیں مسرف بن کر
بن کر کہیں تنگ دل کریں کام انجام
آئین سیاست کے طوائف کی طرح
یوں بھیس بدلنے ہی سے ہوتے ہیں تمام

आज्ञा कीर्ति पालनं ब्राह्मणानां दानं भोगो मित्रसंरक्षणं च ।
येषामेते षड्गुणा न प्रवृत्ताः कोऽर्थस्तेषां पार्थिवोपाश्रयेण ।

ఉ॥ భూరితరాజ్ఞకీర్తియును
భూసురరక్షయుఁ బాత్రదాతవై
మీఱుటభోగమొందుటయు
మిత్రులఁ బ్రోచుటనాఁగనొప్పునీ
యాఱుగుణంబులేనృపుల
యందురహింపవోవారినూరకే
యారడిఁగొల్వనేలగల
దాఫలమాశ్రితకోటికెంతయుఁ ॥

رکھتا ہو سزا اور جزا کی قوت
اس کو ہر وقت ہو خیال شہرت
فیاض ہو اور قدر دان علما
یاروں کی مدد اور رہے باعشرت
وہ شاہ کہ جس میں نہ ہوں یہ چھہ اوصاف
پھر ہے بے سود جذب اس کی خدمت

यद्धात्रा निजभालपट्टलिखितं स्तोकं महद्वा धनं
तत्प्राप्नोति मरुस्थलेऽपि नितरां मेरौ ततो नाधिकम् ।
तद्धीरो भव वित्तवत्सु कृपणां वृत्तिवृथा मा कृथाः
कूपे पश्य पयोनिधावपि घटो गृण्हाति तुल्यं जलम् ॥

చ॥ వనజభవుండుమున్నొసట
వ్రాసినదెంతయొయెంతకొంచమో
ఘనమొసురాద్రినున్నమరు
ఘట్టముఁజేరినవచ్చుహెచ్చురా
దనఘవృథావ్యథల్గనకు
మాధ్యులచెంతధరింపుధైర్యమూ
నినఘటికెచ్చునేజలము
నీరధిముంచిననూతముంచినన్ ॥

قسمت پہ جو شاکر ہے وہی ہے دانا
آگے امرا کے ہاتھ کیوں پھیلانا
سونے کے پہاڑ پر بھی کوئی جائے
تقدیر سے بڑھ کر نہ کبھی وہ پائے
خم بحر میں یا کنوئیں میں ڈالیں کوئی
آتا ہے بقدر ظرف اس میں پانی

अकरुणत्वमकारणविग्रहः परयोषिति च स्पृहा ।
सुजनबन्धुजनेष्वसहिष्णुता प्रकृतिसिद्धमिदं हि दुरात्मनाम् ।

ఉ॥ కారణమింతలేకా కఠి
గాంచినఁగిన్కవహించుటాత్మని
షాకరుణికత్వమొందుటొారు
కాంతఁదలంచుటలన్యవిత్తముల్
గోరుటబంధులున్సుజను
లున్నను మేలుసహించకుండుటల్
క్రూరవిచారులౌనరుల
కుణమృషగాదున్స్వభావసిద్ధముల్ ॥

(اطوار بد)

بے رحمی ہر اک سے اور لڑائی کی ات
املاک وزن غیر پہ حرص و رغبت
اقبال عزیز و یار پر چشم حسد
بد خو کی ہوا کرتی ہے ایسی فطرت

दुर्जन: परिहर्तव्यो विद्ययाऽलङ्कृतोऽपि सन् ।

मणिना भूषित: सर्प: किमसौ न भयङ्कर: ।।

చ॥ లలితకళావిలాసనమ
లంకృతుడైననుదుర్జనుండుచెం
తలవసియింపఁగాఁదగఁడ
నర్హుఁడువానిఁద్యజింపనేతగుఁ
గలితనవారుణారుణధ
గద్దగితోరుఫణామణిప్రభల్
గలవనిచెంతనున్నభయ
కంపమొనర్పదెసర్పమేరికిఁ ॥

عالم کسی کام کا وہ ظالم ہوا اگر
ذات سے اسے دیکھتے ہیں اہل نظر
گو رہتا ہے سر میں سانپ کے من اے جذب
سب کرتے ہیں زہر کے سبب اس سے حذر

जाड्यं ह्रीमति गण्यते व्रतरुचौ दम्भः शुचौ कैतवं
शूरे निर्घृणता मनौ विमतता दैन्यं प्रियालापिनि ।
तेजस्विन्यवलिप्तता मुखरता वक्तः स्थिरे
तत्को नाम गुणो भवेत् स गुणिनां यो दुर्जनैर्नाङ्कितः ॥

చ॥ త్రపజడవృత్తి సద్వ్రతము
దంభము శుద్ధత మైదు బంటుని
ర్ఘృపుడు గురుండ బుద్ధి ప్రియ
రీతులు పల్కుట దైన్యవృత్తి తే
జపుపస గర్వమౌ స్థిరుఁడ
శక్తుఁడు వక్త బహుప్రజల్పుఁడం
చెపుదు నునింద సేయుఖలుఁ
దేసుగుణంబిఁక వాఁడు మెచ్చునో ॥

کج فہم حیا وار تو صائم مکار
عیار ہے جو عامل مذہب ہے یہاں
جرار ہے بے رحم تو ناداں ساکت
خوش گو عاجز ہے اور مغرور جواں
یا وہ گو ہے جو خوش بیاں واعظ ہو
کاہل ہے جو ہے حوصلے والا انساں
نیکوں کے محاسن ہیں دراصل اے جذب
بد دل انہیں معیوب سمجھتے ہیں یہاں

लोभश्चेदगुणन किं पिशुनता यद्यस्ति किं पातकैः
सत्यं चेत्तपसा च किं शुचि मनो यद्यस्ति तीर्थेन किम् ।
सौजन्यं यदि किं गुणैः सुमहिमा यद्यस्ति किं मण्डनैः
सद्विद्या यदि किं घनैरपयशो यद्यस्ति किं मृन्युना ॥

చ॥ అవగుణమేలలోభమైన
యఁగొలలేటికిఁగొండెమున్నస
త్యవచనమున్ననేలతప
మాత్మశుచింగనదీర్థమేలమే
లవుసుజనత్వమేలసుగు
ణాళిమహత్త్వమెచాలుసొమ్ములే
లవిభవమేలవిద్యప్రబ
లఁసదిఁ జెందినమృత్యువేటికిఁ ॥

ہو حرص تو عیب کی ضرورت کیا ہے
غیبت ہو تو پھر گنہ کی حاجت کیا ہے
ہو صدق تو پھر نہیں عبادت سے غرض
ہو قلب مصفا تو زیارت کیا ہے
سیرت ہو تو طاقت کی ضرورت ہی نہیں
نیکی ہو تو زینت کی ضرورت کیا ہے
ہو علم تو دولت کی نہیں کچھ پروا
بد نامی ہو پھر موت کی حاجت کیا ہے

शशी दिव धूसरो गलितयौवना कामिनी
सरो विगतवारिजं मुखमनक्षरं स्वाकृतेः ।
प्रभुर्धनपरायणः सततदुर्गतः सज्जनो
नृपाङ्गणगतः खलो मनसि सप्तशल्यानि मे ।।

చ॥ పగలిఁటఁగాంతివేనిశశి
పాయముదీఱినభామపద్మినిం
దగులమిరిత్తయాకొలను
నక్షరరూపవదాస్యముఁధనా
శగలప్రభుండులేమినని
శంబుగృశించుబుధుండుభర్తయో
లగముననుండుసూచకుండి
లఁవిడఁగూడనిసప్తశల్యముల్ ॥

روز روشن کا وہ مہ بے رونق
جسکا کہ شباب ڈھل گیا وہ عورت
وہ جھیل نہ ہو جسمیں گل نیلوفر
عاری ہو جو تعلیم سے وہ خوش طلعت
وہ شاہ حریص، اور وہ نیک غریب
دربار شہی میں جو رہے بد خصلت
کانٹے کی طرح دل میں کھٹکتے ہیں مرے
ان ساتوں سے ہر اک کو ہے طبعی نفرت

न कश्चिच्चण्डकोपानामात्मीयो नाम भूभुजाम् ।

होतारमपि जुह्वानं स्पृष्टो दहति पावक : ॥

ఉ॥ ఆతతచండకోపపదహా
నాశ్రయరూక్షకటాక్షులైనధా
త్రీతలనేతలందుఁ గల
దేతనవారుమప్రీతితప్పినన్
ఘాతయ సేయఁ జాతురధి
కత్వరమందెడువహ్ని వ్రేల్చుచో
హోతనటంచునంటుకొన
నోరిచిశీతలవృత్తిఁ జూపునే ॥

جو شاہ کہ ہو غیظ و غضب کی تصویر

اس کا نہ تو ہمدرد ہے کوئی نہ مشیر

گو آگ کو لاکھ بار پوجے کوئی

جاتی نہیں آتش کی جلانے کی خمیر

मौनान्मूक: प्रवचनपटुर्वातुलो जल्पको वा
धृष्ट: पार्श्वे वसति च सदा दूरतश्चाऽप्रगल्भ : ।
क्षान्त्या भीरुर्य द न सहते प्रायशो नाभिजात:
सेवाधर्म: परमगहनो योगिनामप्यगम्य: ।।

ఉ॥ ఊరకయున్న మూఁగవచ
నోద్ధతిఁ జూపినగొంటు చేరువన్
జేరినదంటదవ్వులవ
సించినచోనసమర్థుఁ డోర్పుతో
నోరిచికొన్న భీరుఁ డుదు
రుక్తులు సైఁచినజాతిహీనుండం
చారడిఁ బెట్టురాజువశ
మానృప సేవయగమ్య మేరికిన్ ॥

خاموش ملازم کو کہینگے گونگا
گر بولے زیادہ تو ہے وہ بکواسی
گستاخ کہینگے جو ہمیشہ رہے ساتھ
ڈرپوک کہیں اگر کرے وہ دوری
گر اس میں تحمل ہو تو وہ ہے بزدل
ورنہ وہ نہیں حسب نسب کا عالی
اے جذب ملازمت بہت مشکل ہے
پورا نہیں کر سکتا اسے عارف بھی

उद्भासिताऽखिलखलस्य विशृङ्खलस्य
प्राग्जातविस्तृतनिजाधमकर्मवृत्तेः ।
दवादवाप्तविभवस्य गुणद्विषोऽस्य
नीचस्य गोचरगतैः सुखमाप्यते कैः ।।

చ॥ సకలబలావళిఁ బ్రియమె
సంగఁ బ్రకాశమొనర్చి హెచ్చిపో
డికిఁ జొరలేకతామునుఘ
టించినదుష్టతమాధమక్రియా
ప్రకరములన్నియుఁ మఱచి
భాగ్యముచేసిరిఁ జెందిసర్వదా
షకుఁ డగుదుష్టదృష్టిఁ బడి
సౌఖ్యములెవ్వరుగందురిమ్మహిఁ ॥

بد خو کو پناہ دے، کرے اس کی مدد
مشہور جہاں میں ہو جو آزاد زماں
ذلت سے کٹی ہو زندگانی جس کی
دولت نے بھلا دئے ہوں پچھلے ساماں
رکھتا ہو عداوت جو ہنرمندوں سے
ایسے کی ملازمت میں آرام کہاں

आरम्भगुर्वी क्षयिणी क्रमेण लघ्वी पुरा वृद्धिमती च पश्चात् ।
दिनस्य पूर्वार्धपरार्धभिन्ना छायेव मैत्री खलसज्जनानाम् ।

ఉ॥ హెచ్చిలుదొల్తపిమ్మటక్ష
యించునురేపటిపూఁటనీడనాఁ
గుచ్చితుచెల్మిదొల్తగడు
కొంచెమయైమఱిమీఁదహెచ్చుచుః
వచ్చువివేకిమచ్చికధ్రు
వంబుగమాపటిపూఁటనీడనా
విచ్చలనిత్తైలంగెఱిఁగి
నెయ్యముసేయఁదగున్వివేకితోన్ ॥

بد خلق کا رنگ ہے سحر کا سایا
پہلے بڑھتا ہے پھر ہے گھٹتا جاتا
ہے صحبت نیک دوپہر کا سایا
پہلے کم ہوگا بعد بڑھ جائیگا

मृगमीनसज्जनाना तृणजलसन्तोषविहितवृत्तीनाम् ।

लुब्धकधीवरपिशुना निष्कारणवैरिणो जगति ॥

ఉ॥ నీరముఁ బూరిసంతసము

నిచ్చలు జీవనమై పొసంగనె

వ్వారికిఁ గీడు సేయకఁ బ్ర

వర్తిలు మీనమృగార్యులందుని

ష్కారణ వైరమూనెదదు

కష్టులు దాశకిరాత సూచకుల్

వారిజగర్భుకట్టడయొ

వారిదయాలహితస్వభావమో ॥

تنکے سے ہرن، آب سے ماہی کا گذر

اور صبر سے نیک کرتے ہیں زیست بسر

لیکن صیاد و ماہی گیر و تمام

رکھتے ہیں بے سبب خصومت کی نظر

वाञ्छा सज्जनसङ्गमे परगुणे प्रीतिर्गुरौ नम्रता ।
विद्यायां व्यसनं स्वयोषिति रतिर्लोकापवादाद्भयम् ।
भक्तिः शुलिनि शक्तिरात्मदमने संसर्गमुक्तिः खले
येष्वेते निवसन्ति निर्मलगुणास्तेभ्यो नरेभ्यो नमः ॥

చ॥ పరగుణరీతిఁ బ్రీతిగురు
పల్లవినీతిబుధాప్తివాంఛయుం
దలచుగవిద్యనాస్థయుస
ధర్మిణిపైరతిలోకనిందలం
వెఱపుశివార్చభక్తిమతి
నిగ్రహశక్తియుదుష్టసంగమం
దరతియుఁగూర్చియొప్పెడుమ
హాత్ములఁగూర్చినమస్కరించెదం ॥

(اوصاف نیک)

اچھی صحبت کا ہو ہمیشہ خواہاں
اور غیر کے اوصاف پہ الفت کی نظر
استاد سے عاجزی ہو اور علم کا شوق
منکوحہ سے پیار، تہمت غیر سے ڈر
اللہ سے عشق، طاقت ضبط حواس
ہر وقت کرے وہ صحبت بد سے حذر
ایسی ہے لاگ خوبیاں ہیں جن میں
بس سامنے ان کے ہم جھکا دیتے ہیں سر

विपदि धैर्यमथाभ्युदये क्षमा सदसि पाक्पटुता युधि विक्रमः ।
यशसि चाभिरुचिर्व्यसनं श्रुतौ प्रकृतिसिद्धमिदं हि महात्मनाम् ।

ఉ॥ ఆపదలందు ధైర్యము మ
హాభ్యుదయంబుననోర్పుఁ బ్రౌఢవా
చాపటిమంబురచ్చలను
సంగరరంగమునన్పరాక్రమా
టోపముకీర్తినిచ్చయుఁగ
దుర్వ్యసనంబుశ్రుతిఁదలిర్పఁబ్రౌ
జ్ఞపరులొప్పుచుందురివి
సాజములైతమయందుబొందగన్ ॥

جب آئے مصیبت تو رہے باہمت
ہو حلم و فروتنی، بڑھے جب حشمت
ہو بزم میں طرار، لڑائی میں دلیر
اور رکھے ہمیشہ نیکیوں سے رغبت
ہر وقت کرے سعی حصول عرفاں
ہوتی ہے مرشدوں کی ایسی فطرت

करे श्लाघ्यस्त्यागः शिरसि गुरुपादप्रणयिता
मुखे सत्या वाणी विजयि भुजयोर्वीर्यमतुलम् ।
हृदि स्वच्छा वृत्तिः श्रुतमधिगतं च श्रवणयो-
र्विनाऽप्यैश्वर्येण प्रकृतिमहतां मण्डनमिदम् ॥

చ॥ కరమునశ్లాఘ్యదానమొస
గన్దలశ్రీగురుపాదవందనం
బొరయముఖంబుసత్యరమఁ
బూనజయాస్పదవృత్తిబాహులన్
మెఱయమహోచ్చవృత్తిమది
మించశ్రుతంబుశ్రుతిద్వయిన్దగన్
సిరులువినావిభూషలుగఁ
జేయుదురీగుణముల్మహామహుల్ ॥

دست انساں کو ہے سخاوت زیور
استاد کی تعظیم سے ہے عزت سر
ہے راست بیانی سے زباں کی زینت
زیب بازو ہے جنگ میں فتح و ظفر
ہے نور صفا پہ دل کی زینت کا مدار
ہے زینت گوش صوت حق سینے پر
ہوں جنکے وجود میں یہ سارے اوصاف
ہیں مادی دولت سے بلند ایسے بشر

प्राणाघातन्निवृत्तिः परधनहरणे संयमः सत्यवाक्यं
काले शक्त्या प्रदानं युवतिजनकथामूकभावः परेषाम् ।
तृष्णास्रोतोविभङ्गो गुरुषु च विनयः सर्वभूतानुकम्पा
सामान्यः सर्वशास्त्रेष्वनुपहतविधिः श्रेयसामेष पन्थाः ॥

చ॥ ఒకరిధనంబుఁగోరకన్యు
తోఁక్తులుబల్కక వధ్యునైనజం
పకతగువేళనీవికల
మాత్రముమానకనన్యుఁగూర్చిప
ల్కకగురుభక్తివీడకతి
కాంక్షలగూడకభూతమైత్రిఁబా
యకనరుడున్నమంచితెరు
వంచుశ్రుతుల్ స్మృతులెంచునెప్పుడుఁ

دکھ دینے سے اور غیر کی دولت سے حذر
حق گوئی ہو اور خیال ہو بخشش پر
ذکر زن اغیار پہ رہنا خاموش
اور حرص کا لانا نہ تصور اکثر
رہنا پیش بزرگ مسکین و حلیم
ہمجنسوں پہ ڈالنا عنایت کی نظر
جو علم حقیقت کی کتابیں ہیں جذب
ان میں نظر آتی ہیں یہ راہیں بہتر

सम्पत्सु महतां चित्तं भवत्युत्पलकोमलम् ।
आपत्सु च महाशैलशिलासङ्घातकर्कशम् ॥

ఉ॥ సంపదఁగన్నవేళగుణ
శాలులచిత్తముగ్రూరవృత్తివ
ర్తింపకనూత్నపల్లవశి
రీషసుమోత్పలకోమలస్థితిఁ
సొంపువహించునాపదలు
సోఁకినవేళవిశాలశైలని
ష్కంపతటస్థలస్ఫురద
ఖండశిలాకృతికర్కశంబగున్ ॥

اقبال و مسرت میں دل نیک بشر
ہوتا ہے کنول کے پھول سے نازک تر
آلام و مصائب کی جب آتی ہے گھڑی
ہو جاتا ہے سخت سخت جیسے پتھر

प्रियान्याय्या वृत्तिर्मलिनमसुभङ्गेऽप्यसुकरं
त्वसन्तोनाभ्यर्थ्याः सुहृदपिनयाच्यः कृशधनः ।
विपद्युच्चैस्थेयं पदमनुविधेयंच महतां
सतां केनोद्दिष्टं विषयसिधारा व्रतमिदम् : ॥

చ॥ నయగతిఁ బ్రీతిఁ బ్రాణములు
నాశిలినన్ మలినత్వమింత లే
మియు ఖలులన్నఁ జేరమియు
మిత్రులనొచ్చియు వేడఁబోనియు
న్నియు వెతలందుఁ దాల్మియును
నీచుల జాడ మెలంగుటల్ బుధా
శయములు కత్తిమీఁదిపెను
సాములివెవ్వరిచేత నేర్చిరో ॥

انصاف و حلال سے کماتے رہنا
کرنا گناہ گو ہو خطرہ میں بھی جاں
اشرار سے التماس کرنا نہ کبھی
اور یار غریب سے نہ حاجت کا بیاں
رہنا ثابت قدم مصائب میں بھی
کرنا تقلید اہل دین و ایماں
تلوار کی دھار کی طرح کس نے جذب
نیکوں کو دیا ہے اس طرح درس یہاں

प्रदानं प्रच्छन्नं गृहमुपगते सम्भ्रमविधिः
प्रियं कृत्वा मौनं सदसि कथनं चाप्युपकृतेः ।
अनुत्सेको लक्ष्म्यामनभिभवगन्धाः परकथाः
सतां केनोद्दिष्टं विषमसिधाराव्रतमिदम् ।

ఉ॥ ఎంతయిన౯ సుగుప్తముగ
నిత్తురు సజ్జనులిల్లుఁ జేరఁగా
జింతురు ప్రీతిఁ జేసినది
సెప్పరు మేల్ సభనెంతురన్యమె
ప్పింతనకుగ్గడింతురన
యింతురు శ్రీగలగర్వమంచిత
స్వాంతులు కత్తిమీఁదిపెను
సాములివెవ్వరిచే నెఱింగిరో ॥

کرنا خیرات اور پنہاں رکھنا
مہمان کی خاطر و تواضع کرنا
احساں نہ جتانا کبھی احساں کر کے
کہنا اسے جو غیر نے احسان کیا
دولت پا کر بھی پھر نہ ہونا مغرور
اوروں کی مذمت نہ کرنا سودا
تلوار کی دھار کی طرح ہیں یہ وصف
کس نے نیکوں کو یہ سبق سکھلایا

सन्तप्ताऽयसि संस्थितस्य पयसो नामाऽपि न ज्ञायते
मुक्ताकारतया तदेव नलिनीपत्रस्थितं राजते ।
स्वात्यां सगरशुक्तिमध्यपतित तन्मौक्तिकं जायते
प्रायेणाधममध्यमोत्तमगुणः संसर्गतो जायते ।।

చ॥ బలువుగఁగాఁగిగునయ్యినుము
పైఁబడుతోయకణంబునాశిలుఁ
బొలుపరితామరాకుపయి
ముత్యమురూపుననిల్చుఁగొంతసే
పలజలచిందువేయుదధి
యందలిశుక్తినివ్రాలిముత్యమై
మలయునుతత్సమంబధమ
మధ్యమనుత్తమసఖ్యముల్ క్రిల్ ॥

جل جاتا ہے قطرہ گرم تر آہن پر
موتی کی طرح کنول پہ آتا ہے نظر
بنتا ہے وہی قطرہ صدف میں گوہر
جیسی صحبت ملے ہو ویسا ہی اثر

प्रीणाति यः सुचरितैः पितरं स पुत्रो यद्भर्तुरेव हितमिच्छति तत्कलत्रम् ।
तन्मित्रमापदि सुख च समक्रिय यदेतत्त्रयं जगति पुण्यकृतो लभन्ते ॥

చ॥ తగునడవల్లఁదండ్రికిము
దంబొదవించినవాఁడెపుత్త్రుఁడున్
మగనికిసంతసంబెసఁగ
మక్కువజూపినదేపురంధ్రి ప్రే
మగలిగికల్మిలేములస
మంబుగవర్తిలువాఁడెమిత్త్రుఁడీ
ముగురులభింతురచ్చమతి
మున్ సుకృతంబులొనర్చువారికిన్ ॥

خوش رکھے جو اپنے باپ کو ہے وہ پسر
بیوی ہے وہ جو چاہے فلاح شوہر
سکھ دکھ میں شامل ہے وہ ہے یار رفیق
خوش بخت ہے، یہ تینوں میسر ہوں اگر

नम्रत्वेनोन्नमन्तः परगुणकथनैः स्वान्गुणान् ख्यापयन्तः
स्वार्थान् सम्पादयन्तो विततपृथुतरारम्भयत्नाः परार्थे ।
क्षान्त्यैवाऽऽक्षेपरूक्षरमुखरमुखान् दुर्जनान् दूषयन्तः
सन्तः साश्चर्यचर्या जगति बहुमताः कस्य नाभ्यर्चनीयाः ॥

చ॥ ఒరులకునమ్రులైఘనత
నొందిపరస్తుతినాత్మసద్గుణ
స్ఫురణవెలార్చియన్యపనిఁ
బూనియుస్వార్థములున్వహించియు
ష్కరులదురుక్తియుక్తులతి
శాంతినెమార్చితదార్తికారులై
యరుదగుచర్యలన్మెలఁగు
నార్యులుపూజ్యులుగారెయేరికిన్ ॥

رہتے ہیں جو انکسار سے دنیا میں
پاتے ہیں عروج اور بڑھتا ہے وقار
خلق و اوصاف غیر کرتے ہیں بیاں
ہو جس سے کہ اپنی خوبیوں کا اظہار
تن من سے مہم غیر حل کرتے ہیں
طے کرتے ہیں اپنے جتنے ہیں کاروبار
ایسے بد سے جو حاسد و بدگو ہیں
پیش آتے ہیں حلم سے کہ آئے انہیں عار
کیوں قابل تعظیم نہ ہوں دنیا میں
کرتے ہیں جو حیرت افزا ہر بار

भवन्ति नम्रास्तरवः फलोद्गमैर्नवाम्बुभिर्दूरविलम्बिनो घनाः ।
अनद्धताः सत्पुरुषाः समृद्धिभिः स्वभाव एवैष परोपकारिणाम्॥

చ॥ ఫలములఁ బిక్కటిల్లియును
బాదపముల్గను నమ్రభావముం
జలధరపఙ్క్తి క్రొదప్పులనె
సంగియునమ్రతనిచ్చఁ దోయముల్
గలిమిఁ జెలంగియుం ఘనులు
గర్వముఁ జెందకయుందురింతయుం
దలఁపఁ బరోపకారులగు
ధన్యులకైన స్వభావకృత్యముల్ ॥

(لطف و خیر خواہی)

جھکتے ہیں شجر جبکہ ثمر آتا ہے
اور ابر بھی بار اں میں اتر آتا ہے
ہوں صاحب جاہ اور مغرور نہ ہوں
نیکوں ہی میں یہ وصف نظر آتا ہے

श्रोत्रं श्रुतेनैव न कुण्डलेन दानेन पाणिर्न तु कङ्कणेन ।

विभाति कायः करुणापराणां परोपकारैर्न तु चन्दनेन ॥

చ॥ చెవులురుకుండలద్యుతుల

చేతనుగాదు శ్రుతిన్వెలుంగుర

త్నపలయయుక్తిగాదుకయి

దానముచేఁజెలఁగుఁదయామతిన్

సవురగువారిదేహములు

చందనకుంకుమచర్చచేతఁగా

దవనిఁబరోపకారమహి

మాతిశయంబునఁజాలశోభిలున్

آویزۂ گوش سے نہیں زینت گوش

سننے کی کریں کلام رب کی خواہش

کنگن کے پہننے سے نہیں ہے زینت

ہے جو دو کرم ہاتھ کی زیبایش

اے جذب رفاہ عام کے کام کرو

چندن سے نہ ہوگی جسم کی آرایش

पद्माकरं दिनकरो विकचीकरोति
चन्द्रः विकसयति कैरवचक्रवालम् ।
नाभ्यर्थितो जलधरोऽपि जलं ददाति
सन्तः स्वयं परहिते विहिताभियोगाः ।।

చ॥ జలజపరంపరన్ సురుచి
సంపదనింపువిముందు కైరవో
త్పలనికరంబులన్గరము
భాసిలఁజేయుసుధాంశుఁడంబుదా
వళితనయంతఁదాఁగురియు
వర్షముహర్షముఁజెందలోకమి
ట్లలఘుమతుల్స్వయంగతప
రార్థహితుల్సుకృతుల్దలంపఁగన్ ॥

بن چاہے کنول کھلاتے مہر انور
اور چاند بلا طلب گل نیلوفر
برساتے بلا سوال ابر باراں
یوں ہی کرتے ہیں نیکیاں نیک بشر

एके सत्पुरुषाः परार्थघटकरः स्वार्थं परित्यज्य वे
सामान्यास्तु परार्थमुद्यमभृतः स्वार्थाऽवरोधेन ये ।
तेऽमी मानुषराक्षसाः परहित स्वार्थाय निघ्नन्ति य
ये तु घ्नन्ति निरर्थकं परहितं ते के न जानीमहे ॥

చ॥ ఒరులపనుల్ ఘటింతురుని
జోద్యమముల్ ద్యజియించియుత్తముల్
పరులపనుల్ స్వకార్యముల
బాయకపూనుదురుర్విమధ్యముల్
పరహితముల్ నిజార్థరతి
భగ్నమొనర్తురు ర్త్యరాక్షసుల్
పరహితమూరకే చెఱచు
బామరులెవ్వరొ తోఁచదాత్మకున్॥

نقصاں کرے برداشت جو اوروںکے لئے
اے جذب وہ ہے فرشتہ سیرت انساں
اوسط میں ہیں وہ لوگ کریں کام اپنا
امداد کریں اور کی حتےٰ الامکاں
اوروں کا بگاڑے کام جو اپنے لئے
سمجھو کہ انسان ہیں بالکل شیطاں
بے وجہ کسی کے کام میں ڈالیں خلل
رکھیں کیا نام ان کا، ہم ہیں حیراں

पापान्निवारयति योजयते हिताय
गुह्यं निगूहति गुणान् प्रकटीकरोति ।
अपद्गतं च न जहाति ददाति काले
सन्मित्रलक्षणमिदं निगदन्ति सन्तः ॥

ఉ॥ పాపము సేయనీఁడు హిత
పద్ధతిఁ గూర్చు రహస్యమాపనుల్
దాపను జూచు సద్గుణవి
తానములందఱెఱుంగ నెంచుఁ దా
నాపద వచ్చినన్ విడువఁ
డక్కఱవేళల నిచ్చుఁ దీర్చు సం
తాపము మంచిమిత్రుఁ డని
తద్గుణముల్ బుధులెంతు రెంతయున్ ॥

احباب کو روکنا برے فعلوں سے
اور کار مفید کی ہدایت کرنا
اخفائے عیوب اور ہنر کا اظہار
ترک یاری نہ وقت آفت کرنا
مقدور ہو جس قدر ہو طاقت جتنی
محتاج غریب کی اعانت کرنا
دکھلائے ہیں عارفوں نے آثار رفیق
کرنا ہو تو ایسے ہی الفت کرنا

क्षीरेणात्मगतोदकाय हि गुणा दत्ताः पुरा तेऽखिलाः
क्षीरोत्तापमवेक्ष्य तेन पयसा स्वात्मा कृशानौ हुतः
गन्तुं पावकमुन्मनस्तदभवद् दृष्टवा तु मित्रापदं
युक्तं तेन जलेन शाम्यति सतां मैत्री पुनस्त्वीदृशी ।।

చ॥ తనుఁగలసేఁజలంబులని
దానికిఁబాల్ స్వగుణంబొసంగివెం
టనెయదిగావగాఁబడునె
డఁజలమోర్వకఁగాఁకనింకెన
య్యనుఁగువిపత్తుసైఁపకమ
హాగ్నిఁబడంగఁదొడంగెఁబాలుగ్ర
క్కనజలమంతలోఁగలయఁ
గ్రమ్మరెనిట్టివిసాధుమైత్రులున్ ॥

پانی نے جو اختیار کی صحبت شیر
دی دودھ نے اپنی ساری خصلت
پانی نے جو دیکھا دودھ کو آتش پر
پھر خود ہی اڑا بھاپ کی بنکر صورت
جب دودھ نے پانی کی یہ حالت دیکھی
خود آگ میں گر جانے کی ہمت
چھینٹا پانی کا جب پڑا تو سمجھا
پھر مل گیا یار صادق و خوش سیرت
بس دودھ کا جوش اتر گیا پھر نیچے
ایسی ہوتی ہے صالحوں کی صحبت

इतः स्वपिति केशवः कुलमितस्तद यद्विषा-
मितश्च शरणार्थिनां शिखरिणां गणाः शेरते।
इतोऽपि वडवानल सहसमस्तसंवर्तकै-
रहा ! वितनमूर्जितं भरसह च सिन्धोर्वपुः ॥

ఉ॥ ఇందొకయించినాఁడు కమ
లేశ్వరుఁడిందెవసించెఁ దద్విష
ద్బృందములిందెచెందెశిఖ
రిచ్చటలుఁ శరణంబుఁ బాడబం
బుందగెనిందెయిందెఘన
పుష్కలముఖ్యములున్న వద్దిరా
యెందునుఁ గానమెంతబరు
విజలధీంద్రుని మేనుబూనెడిఁ ॥

وشنو سوتے ہیں بحر میں ایک طرف
اک جانب راکشس ہیں ان کے دشمن
ہیں ایک طرف پہاڑ ان کے دشمن
اور ایک طرف ہے آتش افشاں روشن
برداشت کی قوت ہے سمندر میں جذب
ہے ان میں بھی رکھتے ہیں جو قلب روشن

जातः कूर्म स एकः पुथुभुवनभरार्यापितं एन पुष्ठं
श्लाघ्य जन्म ध्रुवस्य भ्रमतिनियमितं यत्रतेजस्वि चक्रम् ।
संजातव्यर्थ पक्षाः परहितकरणेनोपरिष्टान्नचाधो
ब्रह्माण्डो दुम्बरान्तर्मशक वद परजन्तवोजातनष्टः ॥

౬॥ అతతలోకధారిచర
మాంగలసత్కమఠేంద్రుడొక్కడే
జాతుఁడుజన్మమన్నధ్రువు
జన్మమెసద్గ్రహచక్రవర్తన
స్ఫూర్తక్రిందమీఁదహిత
శీలులుగానిజడుల్వృథాభదా
జ్జాతభవాండభాండఫల
జంతుసముల్మృతజాతులేటికిన్

کچھپ کی زیست کیوں نہ ہو قابل فخر
ساری دنیا کا بوجھ جس نے لادا
اور دھرو کی زندگی بھی ہے قابل فخر
جس نے روشن کیا فلک کا طبقہ
اوروں کے بہی خواہ نہیں ہوتے جو
ہے ان کی حیات کا عجب کچھ نقشہ
اے جذب گلر کے مچھروں کی مانند
مر جاتے ہیں دنیا میں وہ ہو کر پیدا

तृष्णां छिन्धिभज क्षमां जहि मदं पापे रतिं मा कृथाः
सत्यं ब्रह्यनुयाहि साधुपदवीं सेवस्व विद्वज्जनम् ।
मान्यान्मानय विद्विषोऽप्यनुनय प्रख्यापय प्रश्रयं
कीर्तिं पालय दुःखिते कुरु दयामेतत् सतां चोष्टितम् ॥

ఉ॥ ఆసనదంపుమూనుక్షమ
యానకుగర్వమునాడుసత్యమే
దోసము సేయఁబోకుము
బుధుల్సనుత్రోవనెపొమ్మువిద్వదు
ల్లాసమొనర్పుముగ్రిరిపు
లజ్జశమియింపువహింపుకీర్తిసం
త్రాసులఁబ్రోవుసద్గుణము
దాపుమివేకదసాధుకృత్యముల్ ॥

کم حرص ہو اور صبر کی عادت ہو
اور کبر نہ ہو گناہ سے نفرب ہو
ہو صدق بیاں، کرے بڑوں کی تقلید
عالم لوگوں کی طرح خدمت ہو
اور ان کا ادب قابل تعظیم ہیں جو
ہو شاد عدو ایسی بھلی خصلت ہو
خوش وصف ہو، نیکنام دنیا میں رہے
مظلوم و ستم رسیدہ سے الفت ہو
ملتے ہیں اسے شخص کو ایسے اوصاف
دنیا میں جو انیک اور باعظمت ہو

मनसि वचसि काये पुण्यपीयूषपूर्णा-
स्त्रिभुवनमुपकारश्रेणिभिः प्रीणयन्तः ।
परगुणपरमाणून् पर्वतीकृत्य नित्यं
निजहृदि विकसन्तः सन्ति सन्तः कियन्तः ॥

చ॥ మనసులువాక్కులంగములు
మానితపుణ్యసుధాప్రపూర్ణతం
దనరనిజోపకారులుది
తత్రిజగజ్జనులైపరుల్భరిం
చినపరమాణుమాత్రగుణ
శీలములద్రులుచేసిహర్షతో
యనిధులనోలలాడుచుమ
హామహులుందురుకొందఱిద్ధరన్ ॥

دل جسم اور زباں میں جنکے ہے آب حیات
ہے تینوں جہاں میں ان سے حسن حسنات
احسان قلیل غیر کو سمجھیں عظیم
ایسے دنیا میں ہیں بہت کم حضرات

रत्नैर्महार्हैस्तुतुषुर्न देवा न भोजिरे भीमविषेण भीतिम् ।
सुधां विना न प्रययुर्विरामं न निश्चितार्थाद्विरमन्ति धीराः

చ॥ అమరులువార్ధిఁద్రచ్చనెడ
నందుదయించినరత్నపాళిహ
ర్షముగనరాహలాహలవి
షంబునభీతివహింపరాత్మన
య్యమృతముఁగన్నదాఁకవిడ
లప్పనియేతెఱఁగైనధీరస
త్తములుసునిశ్చితార్థమవు
దాఁకప్రయత్నముమాననేర్తురే ॥

(مردانگی)

سیری حاصل نہ دیوتاؤں کو ہوئی
بحر ذخار سے جواہر پا کر
چھوڑا نہ سمندر کا بلونا پھر بھی
ان کو نہ ہوا زہر ہلال کا خطر
جب تک حاصل نہ ہو سکا آب حیات
ہمت کو دیا ہاتھ سے نہ گھبرا کر
عالی ہمت جو ہیں وہ دم لیتے ہیں
تکمیل تک اپنے عزم کو پہنچا کر

प्रारभ्यते न खलु विघ्नभयेन नीचैः
प्रारभ्य विघ्नविहता विरमन्ति मध्याः ।
विघ्नैः पुनः पुनरपि प्रतिहन्यमानाः
प्रारब्धमुत्तमजना न परित्यजन्ति ॥

ఉ॥ ఊనిననేదవిఘ్నమగు
నోయనినీచులుభీతిఁగార్యమే
పూనరుమధ్యముల్దొలఁతఁ
బూనియుఁబూనకవిఘ్నమైనచో
మానుదురెన్నివిఘ్నములు
మాటికివచ్చిననెంతనొచ్చినన్
మానరుతాముఁబూనినస
మంచితకార్యముధీరమానసుల్ ॥

کرتے نہیں آغاز جو ادنی ہیں یہاں
رکتے ہیں مزاحمت سے اوسط انساں
اعلی جو ہیں انجام کو پہنچاتے ہیں
گو بیچ میں نازل ہوں مصائب ہر آں

क्वचित् पृथ्वं शय्यः क्वचिदपि च पर्यङ्कशयनः
क्वचिच्छाकाहारः क्वचिदपि च शाल्योदनरुचिः ।
क्वचित् कन्थाधारः क्वचिदपि च दव्याम्बरधरा
म स्वी कार्यार्थी न गणयति दुःखं न च सुखम ।।

ఉ॥ ఒకయెడ భూమినే బరుండు
నొక్కెడఁ బాన్పుపనుండుఁ గూరలే
కొకయెడ మెక్కులోఁ గొనుర
సోదనమొక్కెడ బొంతఁ బూను పై
నొకయెడఁ గట్టుదుప్పటము
లొక్కెడఁ గార్యథరార్థి కిమ్మన
స్వికిఁ గలదేసుఖాసుఖవి
శేషవిధాగణనా ప్రసంగముల్ ॥

سونے کو پلنگ ہو کہ فرش خاکی
نعمت ملے یا کھانے کو روکھی روٹی
مل جائے لباس فاخرہ یا خرقہ
صابر کو نہ اس میں غم نہ اس میں ہے خوشی

निन्दन्तु नीतिनिपुणा यदि वा स्तुवन्तु
लक्ष्मीः समाविशतु गच्छतु वा यथेष्टम् ।
अद्यैव वा मरणमस्तु युगान्तरे वा
न्याय्यात् पथः प्रविचलन्ति पदं न धीराः ॥

ఉ॥ నీతులెఱుంగువారుతమ
నిందఘటించిననెంచినన్ మహా
భూతులుబాయకున్ననవి
బోయినచావపుడైనఁగల్పసం
ఘాతవిరామకాలములఁ
గల్గినఁగల్గెడుగాకొకప్పుడున్
నీతిపథంబునన్ జెదర
నేరరుధైర్యరమాధురంధరుల్ ॥

ہوتی نہیں مدح و ذم کی ان کو پروا
دولت گھر آئے یا کہ ہو جائے فنا
جاں جسم میں باقی رہے موت آئے
ہٹتے نہیں راستی سے صابر اصلا

कान्ताकटाक्षविशिखा न लुयन्ति यस्य
चित्तं न निदहति कोपकृशानुतापः ।
कर्षन्ति भूरिविषयाश्च न लोभपाशै-
र्लोकत्रयं जयति कृत्स्नमिदं स धीरः ॥

చ॥ యువతికటాక్షవీక్షణశ
రోద్ధతిఁ బ్రక్కలుగాఁ జురుక్రుధా
పవనసఖోపతాపములం
బాకముచెందక లోభపాశము
న్నవులకదుర్వ్యథాస్పదప్పృ
థగ్విషయాళలగాసిఁ బొందకే
యవిరళపుణ్యబుద్ధిఁ దగు
నాతఁడు గెల్చు సమస్తలోకముల్ ॥

جو تیر نگاہ یار کا ہو نہ شکار
جس دل میں کبھی تیز نہ ہو غیظ کی نار
جو رشتہ حرص سے نہ کھنچ جائیں حواس
تینوں دنیا میں ہے وہ فاتح اے یار

कदर्थितस्यापि हि धैर्यवृत्तेर्न शक्यते धैर्यगण: प्रमार्ष्टुम ।
अधोमुखस्यापि कृतस्य वह्नेर्नाधः शिखा याति कदाचिदेव ॥

ఉ॥ ఎంతదురంతచింతఘటి
యించియుధీరునియంతరంగసం
క్రాంతనితాంతధైర్యరమ
గ్రాఁపనశక్యముప్రజ్వలచ్ఛిఖా
వంతునొకింతక్రిందుగను
వంచినవంచఁగవచ్చుఁగాకదు
ర్దాంతతదంతరస్ఫురదు
దగ్రశిఖావళివంపఁగూడునే ॥

ہمت والا پھنسے مصیبت میں اگر
مٹتا نہیں پھر بھی اس کا اعلیٰ جوہر
جلتی ہوئی آگ کو الٹ دو سو بار
رہتا ہے بلند پھر بھی شعلہ کا سر

वरं तुङ्गाच्छृङ्गाद्गुरुशिखरिणः क्वापि विषमे
पतित्वायऽयं कायः कठिनदृषदन्ते विदलितः ।
वरं न्यस्तो हस्तः फणिपतिमुखे तीक्ष्णदशने
वरं वह्नौपात स्तदपिनकृतः शीलविलयः ॥

చ॥ హిమగిరితుంగశృంగమున
 కెక్కితదుగ్రతటస్థలంబునన్
దుమికినమేలుతద్విషమ
 దుష్టశిలాహతిమేనువ్రయ్యలై
నమటియుమేలువ్యాళవద
 నంబునఁగేలిడుకొన్నమేల్ శిఖిం
గుమిలినమేలటంచునన
 ఘుల్ విడజాలరుశీలసంపదన్ ॥

گر کوہ کی چوٹی سے گریں پتھر پر
یا ہاتھ رکھیں سانپ کے منہ کے اندر
یا آگ میں کود پڑیں کچھ حرج نہیں
لیکن چھوڑے نہ صحبت نیک بشر

वह्निस्तस्य जलायते जलनिधिः कुल्यायते तत्क्षणा-
न्मेरुः स्वल्पशिलायते मृगपतिः सद्यः कुरङ्गायते
व्यालो माल्यगुणायते विषरसः पीयूषवर्षायते
यस्याङ्गेऽखिललोकवल्लभतमं शीलं समुन्मीलति ।

చ॥ జ్వలనుఁడుతోయమౌ జలధి
స్వల్పపుకాలువఁబోలుకొంచమౌ
శిలయగుకాంచనాచలము
సింహములేడియగుఁమహోరగం
బలరులదండయౌ విషముఁ
ద్రావసుధారసమౌజగద్ధితా
కలితసుశీలమేపునుని
కాయమునందగునట్టిమేటికిన్ ॥

وہ خلق جو اک جہاں کو تسخیر کرے
آتش ہو آب، بحر ہو نہر اُسے
کنکر ہو پہاڑ، شیر ہو اسکو ہرن
مالا ہو سانپ، زہر امرت ہی بنے

छिन्नोऽपि रोहति तरुः क्षीणोऽप्युपचीयते पुनश्चन्द्रः
इति विमृशन्तः सन्तः सन्तप्यन्ते न दुःखेषु ।

ہو جاتا ہے بدر کامل اک روز ہلال
شاخیں کٹتی ہیں پھر بھی پھلتا ہے نہال
جذب ان سبق آموز نتائج کے سبب
خوش رہتے ہیں تکلیف میں بھی اہل کمال

ऐश्वर्यस्य विभूषणं सुजनता शौर्यस्य वाक्संयमो
ज्ञानस्योपशमः श्रुतस्य विनया वित्तस्य पात्रे व्ययः
अक्रोधस्तपसः क्षमा प्रभवितुर्धर्मस्य निर्व्याजता
सर्वेषामपि सर्वकारणमिदं शोलं परं भूषणम् ॥

చ॥ కలిమికిసజ్జనత్వముపొ
గడ్తకుంబూనమిబల్మికోర్పుట
తెలివికివిద్యయుఁ వినయ
దృష్టిధీనాప్తికింబాత్రదానమే
యలుగమిసత్తపస్యకుమ
హాప్రభువృత్తికిందాల్మిధర్మిక
చ్ఛలతవిభూషణంబులగు
సర్వగుణాద్యముశీలమేసుమీ ॥

ہو صاحب جاہ اور ہو خوش اخلاق
ہونے پہ دلیر معتدل ہو گفتار
بندہ نہ حواس کا ہو عارف ہوکر
ہو علم اگر تو حلم ہو اس کا شعار
دولت پا کر کرے وہ جائز خیرات
مرتاض رہے تو ہو غضب کا نہ شکار
بر داشت کرے صاحب فرماں ہوکر
گر صاحب دیں ہو تو نہ ہو وہ مکار
سچ پوچھتے ہیں اگر تو اک خوش خلقی
زیور ہے تمام خوبیوں کا اے یار

नेता यस्य बृहस्पतिः प्रहरणं वज्रं सुराः सैनिकाः
स्वर्गो दुर्गमनुग्रहः किल हरेरैरावतो वारणः ।
इत्याश्चर्यबलान्वितोऽपि बलभिद् भग्नः परैः सङ्गरे
तद् व्यक्तननु दैवमेव शरणं धिग् धिग् वृथा पौरुषम् ॥

చ॥ గురుఁడుప్రబోధకుండశని
ఘోరపువాలమరుల్ స్వసైనికుల్
పురిదివిదంతియభ్రకరి
పోరసహాయుడు దైత్యభేదియి
ట్లరుతగుబల్మిగల్గియుబ
లారిబలారిపుధాటికోడఁడే
శరణము దైవమేపురుష
శక్తివృథాయదియేలకాల్పనే ॥

(سر نوشت)

تھا گو کہ وزیر مشتری اندر کا
ہتھیار تھا جسکے قبضہ میں بجر سا
لشکر میں دیوتا تھے سب اسکے سپاہ
باغ فردوس تھا ڈھکا نہ جس کا
وشنو کی عنایت تھی، سواری کے لئے
ہاتھی اس کو ملا تھا ایراوت سا
گو اس کے زبردست تھی طاقت لیکن
دشمن سے ہزیمت وہ اٹھاتا ہی رہا
ہمت ہے عبث اس پہ ہے لعنت اے جذب
ہوتا ہے وہی جو ہے لکھا قسمت کا

भग्नाशस्य करण्डपिण्डिततनोर्म्लानेन्द्रियस्य क्षुधा
कृत्वाऽऽखुर्विवरं स्वयं निपतितो नक्तं मुखेभोगिनः ।
तृप्तस्तत्पिशितेन सत्वरमसौ तेनैव यातः पथा
लोकाः! पश्यत दैवमेव हि नृणां वृद्धौक्षये कारणम् ॥

చ॥ అసువులనాసగ్రుంగఁదను
వంతయుఁబెద్దమునుంగనింద్రియో
ల్లసనమణంగనాఁకటన
లంగుచునోటనరేయియెల్కబె
ట్టెసరఁగఁదానపడ్డలరి
డిగ్గనలోఁగొనుభోగితత్పృషఙ
వెసఁజను దైవమిచ్చుక్షయ
వృద్ధులస్వస్థతనుండుఁడీజనుల్ ॥

اک رات غذا کے واسطے چوہے نے
صندوق کو چھید کر کیا اس میں قیام
بیٹھا ہوا پہلے ہی سے اس میں اک سانپ
بالکل نہ تھی جانے بلکہ تھا تنگ مقام
باہر نہ کہیں اس میں سے جا سکتا تھا
اور بھوک سے بھی نحیف تھا جسم تمام
چوہے کو ہڑپ کیا ہوا جب وہ سیر
باہر جانے کی مل گئی طاقت تام
قسمت ہی ہے موجب ترقی و زوال
اس واسطے اے جذب رہو شاد مدام

यथा कन्दुकपातेनोत्पतत्यार्यः पतन्नपि ।
तथा त्वनार्यः पतति मृत्पिण्डपतनं यथा ।

ఉ॥ లేవడిబొందియుఁ బెతల
లీనతబొందియులేచుగ్రక్కునఁ
దైవబలంబునఁ బుధుఁడు
దారతఁగందుకవృత్తిహత్తిదు
ర్భావుఁడుతద్విధంబునవి
పద్దశవచ్చిననొచ్చినాశిలుఁ
లేవకమంటిముద్దధర
ణింబడియట్టెయణంగు గైవడిఁ ॥

گرتا ہے جو گیند پھر اُچھل جاتا ہے
اس طرح شریف پھر سنبھل جاتا ہے
رہ جاتا ہے نیچے کچی مٹی کا گیند
بدخو گر کر عروج کب پاتا ہے

खल्वाटो दिवसेश्वरस्य किरणैः सन्ताडितो मस्तके
वाञ्छन् देशमनातपं विधिवशात्तालस्य मूलं गतः ।
तत्राप्यस्य महाफलेन पतता भग्नं सशब्दं शिरः
प्रायो गच्छति यत्र भाग्यरहितस्तत्रैव यान्त्यापदः ॥

చ॥ పడినెదయెండబట్టతల
వాఁడొకఁడెండనునెత్తిమండన
ల్గడలనునీటచోటరసి
కానకరవ్వులతాటిచెట్టుగ
న్పడఁజనిక్రిందనిల్వనల
పండుపడంగదలల్బ్రద్దలయ్యెనె
య్యెడలకుఁజన్మదైవహతు
నించుకడించకముంచునాపదల్ ॥

اک گنجے کا سر دھوپ سے جل اٹھتا تھا
اک تاڑ کے پیڑ کا جو دیکھا سایا
نیچے گیا اس کے دھوپ سے بچنے کو
پھل تاڑ کا اتفاق سے سر پہ گرا
سر ہو گیا ٹکڑے ٹکڑے اور جان گئی
اس سے ہم کو تو صاف ظاہر یہ ہوا
بد بخت جہاں کہیں بھی جاتا ہے جذب
چھوڑے نہ کبھی مصیبت اس کا پیچھا

गजभुजङ्ग विहङ्गमबन्धनं
शशि दिवाकरयो ग्रहपीडनम् ।
मति मतांच विलोक्यदरिद्रतां
विधिरहोबलवानितिमेमतिः ॥

చ॥ గజభుజగంబులంబలుఖ
గంబులగట్టుటసూర్యచంద్రులఁ
గజిబిజిచేసిదుర్గ్రహము
క్రౌర్యమునన్గబళించియేచుటల్
బుటమతులౌమహాత్ములుద
రిద్రతవేగుటఁజూచియయ్యయో
నిజగతినెంతచేపెనతి
నిష్ఠుర దైవమటంచుఁగుందుచున్ ॥

ہاتھی سانپ کو مقید دیکھا
ہے شمس و قمر کو بھی گہن کی ایذا
دیکھا عالم کو مفلسی کا ہے شکار
ہے کتنا زبردست اثر قسمت کا

सृजति तावदशेषगुणाकर पुरुषरत्नमलङ्करणं भुवः ।

तदपि तत्क्षणभङ्गि करोति चेदहह! कष्टमपण्डितता विधेः ॥

చ॥ సరసగుణాద్యశేషగుణ

సంపదనిల్వధానమౌ మహా

పురుషశిఖామణిన్ భువికి

భూషణరాజముగా సృజించియ

త్రుటిక్షణభంగురంబుగను

వానినొనర్చినయేనియేటినే

ర్పరివిధియాతఁడూనినయ

పండితభావముకష్టమక్కటా ॥

اللہ نے بنائی کیا بشر کی ہستی

خوبی کی ہے کان رونق دنیا بھی

لیکن ہے اس کی زندگی مثل حباب

تقدیر کی ہے جذب جہالت کتنی

अयममृतनिधानं नायोऽप्योषधीनां
शतभिषगनुयातः शम्भुमूर्ध्नोऽवतंसः
विरहयति न चैनं राजयक्ष्मा शशाङ्कं
हतविधिपरिपाकः केनवालङ्घनीयः

చ॥ అతులసుధారసైకనిధి
యైనకలోషధులేలునాథుఁడై
శతభిషగన్వితోద్గమన
సంభృతుఁడైశివమౌళిభాగలం
కృతమణియైవెలుంగుశశి
యెప్పుడుబాయఁడురాజయక్ష్మహా
హతవిధిపాకమేదొరల
కైననుదాఁటనలంఘ్యమేకదా ॥

ماہ انور ہے مخزن آب حیات
دنیا کے نباتات کا ہے راجا
کہتے ہیں کہ سو حکیم ہیں اس کے ساتھ
زینت کا سبب شیو کیلئے خود ہی بنا
ہے ایسے قمر کو جذب گھٹنے کا مرض
ممکن ہی نہیں مقابلہ قسمت کا

प्रियसखविपद्दण्डाघात प्रपातपरम्परा
परिचयबले चिन्ता चक्र निधाय विधि:खल: ।
मृदमिवबलात्पिण्डीकृत्य प्रगल्भकुलालव
द्भ्रमयति मन नो जानीम: किमत्र विधास्यति ।।

చ॥ హతవిధియన్గులాలవరుఁ
డాత్మయనందగుమృత్తికన్బలో
ద్ధతిఁగొనిముద్దచేసివ్యథ
యన్బృథుచక్రముఁజేర్చియాపదు
న్నతఘనదండిఘాతనమ
నంబునుబల్మిఁద్రిప్పుచున్నవాఁ
డతడికఁనేమిసేయునొక
దాచెలికాఁడయెఱుంగవేమియున్ ॥

ہشیار کمہار کی طرح مشفق من
دل کو مرے مٹی کا بنا کر لودا
غم کے ڈنڈوں سے اس کا پیچھا کر کے
چکر میں ہے فکر کے پھراتا جاتا
معلوم نہیں کہ ہم سے قسام ازل
کس واسطے اے جذب کر رہا ہے ایسا

विरम विरमायासादस्माद्दुरध्यवसायतो
विपदिमहतां धैर्यध्वंसं यदीक्षितुमीहसे,
अयिजडविधे कल्पापाये ऽप्यपेत निजक्रमा:
कुलशिखरिण: क्षुद्रा नैते न वा जलराशय: ॥

చ॥ చెడుపనులూనియేయలఁతఁ
జెందెదవీయడియాసమానుమో
జడవిధియాపదల్ బెనిచి
సాధుల ధైర్యమడంపఁబూనినన్
జెడదదికల్పసంక్షయవి
శీర్ణనిజక్రమపర్వతంబులో
యడఁపఁగనింకఁజేయఁగన
వార్యపయోధులో యామహాత్మకుల్ ॥

اے بخت خراب! اہل عرفاں کو نہ چھیڑ
آفت میں پھنسا کے ان کی تحقیر نہ کر
جا سے نہ ہٹیں بحر و جبل حشر میں بھی
ہرگز ان کے لئے یہ تدبیر نہ کر

اُردو منظوم بھرتر ہری نیتی شتک

देवेन प्रभुणा स्वयंजगतियद्यस्य प्रमाणीकृत
ततस्योपनमे न्मनागपि महान्नैवाश्रयः कारणम् ,
सवीशापरिपूरके जलधरे वर्षत्यपि प्रत्यहं
सुक्ष्माएव पतत्ति चातकमुखे द्वित्राः पयांबिन्दवः ॥

చ॥ పతివిధియేమియెవ్వనికిఁ
ప్రాప్తమొనర్చునొావచ్చునంతయే
యతనికినీచసంశ్రయమ
హాశ్రయముల్గుఱిగావుసర్వది
క్ప్రతతులునిండియేఘములు
ప్రత్యహము౯గుఱియంగనేయభీ
ప్సితములుగల్గెద్విత్రిజల
బిందువులేకదచాతకాళికిన్ ॥

قسمت میں جو لکھا ہے وہی ہوتا ہے

کیوں کوئی پناہ غیر میں جاتا ہے

تقدیر میں چاتک کے ہیں قطرے دو تین

ہر سمت بہت کچھ ابر برساتا ہے

नमस्यामो देवान्ननु हतविधेस्तेऽपि वशगा
विधिर्वन्द्यः सोऽपि प्रतिनियतकर्मैकफलदः ।
फलं कर्मायत्तं यदि किममरैः किञ्च विधिना ?
नमस्तत्कर्मभ्यो विधिरपि न यस्यःप्रभवति ॥

ఉ॥ అనతిసేతునోసురల
కయ్యమరుల్‌హతవిధ్యధీనులే
యానిఖిలైకవంద్యుఁడజుఁ
డాతఁడుకర్మఫలప్రదుండెక
ర్మానుగుణంబుతత్ఫలమ
జాదులచేనగునేమిపద్మజుం
డేనియుకర్తకాఁడుప్రభు
వింతకుకర్మముగానమ్రొక్కెదన్ ॥

(افعال و اعمال)

ہیں دیوتا جتنے ہے نمسکار انہیں
لیکن قسمت کے وہ بھی ہیں زیر اثر
اس واسطے قسمت کو نمسکار کریں
لیکن قسمت بھی تو نہیں ہے برتر
قسمت بھی نتیجہ عملوں کا ہے فقط
قسمت کا، فرشتوں کا، اثر کیا ہم پر
اعمال کو کرتے ہیں نمسکار اے جذب
قسمت اور دیوتا ہیں جب زیر اثر

ब्रह्मा येन कुलालवन्नियमितो ब्रह्माण्डभाण्डोदरे
विष्णुर्येन दशावतारगहने क्षिप्तो महासङ्कटे ।
रुद्रो येन कपालपाणिपुटके भिक्षाटनं कारितः
सूर्यो भ्राम्यति नित्यमेव गगने तस्मै नमः कर्मणे ।।

చ॥ నెఱిలజునండభాండకృతి
నేమముఁ గుమ్మరిఁ జేసెనెద్ది(శ్రీ)
హరినిదశావతారగహ
నాప్తినిసంకటపెట్టెనెద్దిశం
కరునిఁ గపాలపాణిపుట
కంబునభిక్షుకుఁ జొన్పెనెద్దిభా
స్కరుదివిఁ ద్రిప్పునెద్దియల
కర్మముఁ గూర్చినమస్కరించెదన్ ॥

جس چیز کو برہما نے بنایا ہے کمہار
ہو، تاکہ وہ تخلیق جہاں پر تیار
جس نے وشنو کو بھی پریشان کیا
لیتا رہے بار بار وہ دس اوتار
اور شو کو بھی گھر گھر کا بنایا سائل
سورج سے کہا پھرنے کو مثل پرکار
پھر، کیوں نہ سزا اور جزا کے آگے
خم ہو سر تسلیم مرا اے دیندار

या साधूंश्च खलान् करोति विदुषो मूर्खान् हितान् द्वेषिणः
प्रत्यक्षं कुरुते परोक्षममृतं हालाहलं तत्क्षणात् ।
तामाराधय सत्क्रियां भगवतीं भोक्तुं फलं वाञ्छित
साधो ! व्यसनैर्गुणेषु विपुलेष्वास्थां वृथा मा कृथाः ॥

చ॥ కొఱగునుసాధుగా మొఱకు
కోవిదుగానలిమిత్రుగానగో
చరమునుగోచరంబుగవి
షంబమృతంబుగఁజేయునెద్దియా
స్థిరతరసత్కృతిన్ భగవ
తిన్ భజియింపుమభీష్టసిద్ధికో
నరనుతమానితామితగు
ణంబులనేలవృథాజెందఁగన్ ॥

بد کو اچھا تو جاہلوں کو عالم
جانی دشمن کو دوست اور مشفق تر
حاضر غائب کو زہر کو آب حیات
کر دیتا ہے ایک پل میں ذاتی جوہر
اپنے مقصد میں کامیابی کی طلب
کرتا ہے تو پھر اس کی پرستش بھی کر
ان کاموں میں جو دنیا کے جو گمراہ کریں
بیکار نہ کھو عمر سن اے نیک بشر

शुभ्रं सद्म सविभ्रमायुवतयः श्वेतातपत्रोज्वला
लक्ष्मीरित्यनु भूयते चिरमनुस्यूते शुभे कर्मणि,
विच्छिन्नेनितरमनङ्गकलह क्रीडात्रुटत्तन्तुकं
मुक्ताजालमिव प्रयाति झडितिभ्रश्यद्दिशोऽदृश्यताम् ॥

చ॥ సురుచిరకర్మమున్నపుడు
సున్నపుమిద్దెలుచిన్నిపాయపుం
దెలవలుతెల్లనౌగొడుగు
నీడలహెచ్చిలులచ్చియున్నిరం
తరమయినట్టులుండునది
తప్పిననెంతయుఁగంతుసంగరాం
తరహతతంతుమౌక్తికవి
తానగతిఁ వితయైవడిఁ జెడుఁ ॥

پچھلے افعال کا ثمر جب تک ہے
ہے قصر بلند اور نازک اندام
اقبال کا بجتا ہے ہمیشہ ڈنکا
رہتا ہے ہر ایک چیز کو استحکام
لیکن اقبال کو جب آتا ہے زوال
گر جاتے ہیں بزم عیش کے سب در و بام
اس ہار کی مانند جو ٹوٹے شب وصول
درہم برہم تمام ہوتا ہے نظام

गृणवदगुणवद्वा कुर्वता कार्यजातं
परिणतिरवधार्या यत्नतः पण्डितेन ।
अतिरभसकृतानां कर्मणामविपत्ते-
र्भवति हृदयदाही शल्यतुल्यो विपाकः ॥

చ॥ గుణమగుణంబు నైనక్రియ
గోరియొనర్పఁగంబూనుపండితా
గ్రణిముసుమున్నె సేయఁదగు
కర్మముపాకమునిశ్చయించిని
ర్వ్రణమతిచేయఁజెల్లుశుభ
వత్క్రియనెంచకచేసినన్దదు
ల్బణఫలమబ్బుదాకఁగృతి
పాకముహృద్గతినేర్చుశల్యమై ॥

آغاز کرے سوچ کے دانا ہر کام
اس کا ہو برا خواہ کہ اچھا انجام
ورنہ جلتا رہے گا انجام پہ دل
اور کھٹکیگا کانٹے کی طرح دل میں مدام

स्थाल्यां वैदूर्यमय्यां पचति तिलकणांश्चान्दनैरिन्धनौघैः
सौवर्णैर्लाङ्गलाग्रैर्विलिखति वसुधामर्कमूलस्य हेतोः ।
कृत्वा कर्पूरखण्डान् वृतिमिह कुरुते कोद्रवाणां समन्तात्
प्राप्येमां कर्मभूमिं न चरति मनुजो यस्तपो मन्दभाग्यः ।

చ॥ జననముకర్మభూమిఁగని
సత్క్రియలేనిజడుండుచందనేం
ధనములనువ్వుపొట్టురత
నంపుఘటంబునవండువాఁడుకాం
చనహలమూనిక్షోణిదివ
సప్రభుదూదికిదున్నువాఁడుబా
యనటికికప్పురంపువెలు
గారిగచేనికిబెట్టువాఁటగుణ ॥

اعمال کی زرخیز زمیں کے اوپر
ایا ہے جو بدنصیب انساں ہوکر
کرتا نہیں بھول کر ریاضت کچھ بھی
اس جاہل مطلق کی طرح ہے وہ بشر
تل کے چھلکوں کو آگ میں چندن کی
جو ظرف مرصع میں پکائے رکھکر
یا اک کی جڑ زمیں سے پانیکے لئے
سونے کے پھل کا ہل چلائے اکثر
اطراف چلودرے کے پودوں کیلئے
کافور کے باڑ کو لگادے جاکر

नैवाकृतिः फलति नैव कुलं न शीलं विद्यापि नैव न च यत्नकृतापि सेवा ।
भाग्यानि पूर्वतपसा खलु सञ्चितानि काले फलन्ति पुरुषस्य यथैव वृक्ष. ॥

చ॥ సుమహితరూపముం గులము
శుద్ధపుశీలము విద్యయుం బ్రయ
త్నముగలరాజసేవవిధి
తంబులెనిక్కముపూర్వజన్మపు
ణ్యములజనించుసంచితస
మంచితభాగ్యములేఫలించుఁగా
లమునఫలించువృక్షముల
లాగున సత్యముమర్త్యకోటికిన్ ॥

کام آتا ہے حسن اور نہ نسب کا جوہر
ہے سیرت و علم کا نہ خدمت کا اثر
سب کچھ ملتا ہے سابقہ محنت سے
جیسا کہ شجر وقت پہ دیتا ہے ثمر

मज्जत्वम्भसि यातु मेरुशिखरं शत्रूञ्जयत्वाहवे
वाणिज्यं कृषिसेवन च सकला विद्याः कलाः शिक्षताम् ।
आकाशं विपुलं प्रयातु खगवत् कृत्वा प्रयत्नं परं
नाऽभाव्यं भवतोह् कमवशतो भाव्यस्य नाशः कुतः? ।।

చ॥ జలములమున్గఁగాకసుర
శైలము పైకొనుఁగాకశత్రులన్
బెలుకురసేయుఁగాకకృషి
బేరము సేవలు సేయుఁగాకవి
ద్యలెఱుఁగుఁగాకపక్షివలె
నభ్రిగతిన్‌జనుగాకయెంతగా
సిలిననురాదురానిదిగ్ర
శించదవార్యముకర్మపద్ధతిన్ ॥

چاہے تو سمندر میں وہ غواص بنے
چوٹی پہ ہمالیہ کے یا چڑھ جائے
چاہے میدان جنگ میں پائے ظفر
چاہے تو تجارت اور زراعت بھی کرے
چاہے سیکھے علوم یا سیکھے فنون
یا مثل پرند چرخ پر اُڑ جائے
لیکن مٹتی نہیں جزائے اعمال
پیش آتا ہے انسان کو جو کچھ وہ کرے

वने रणे शत्रुजलाग्निमध्ये महार्णवे पर्वतमस्तके वा
सुप्तं प्रमत्तं विषमस्थितं वा रक्षन्ति पुण्यानि पुरा कृतानि ॥

చ॥ అడవుల నైనం దోయముల
నైన విరోధులలోన నైన మం
డెడు దవమధ్యమం దైన
నీరధి నైన మహాద్రి నైన నె
క్కుడనయిన న్ప్రమాదగతిఁ
గాంచిన నిద్రవహించిన న్భరం
పడి విషమస్థితుం డయిన
ప్రాక్సుకృతంబులె బ్రోచు మర్త్యునిన్ ॥

جنگل میں ہو جنگ میں کہ اعدا میں رہے
آتش میں ہو سیلاب و سمندر میں رہے
ہو کوہ پہ خواب و نشہ و آفت میں
اعمال انکو بچاتے ہیں پہلے کے

भीमं वनं भवति तस्य पुरं प्रधानं
सर्वो जनः स्वजनतामुपयाति तस्य ।
कृत्स्ना च भूर्भवति सन्निधिरत्न पूर्णा
यस्यास्ति पूर्वसुकृतं विपुलं नरस्य ।

ఉ॥ ఘోరవనంబుపట్టణమ
గుఁజనులెల్లస్వకీయులౌదురి
ద్ధారుణియంతయుఁధనని
ధానమణీగణపూర్ణయైతగుఁ
భూరితరైకసత్క్రియలు
పూర్వభవంబునఁజేసియన్నిటం
గౌరవమొందుధన్యులకు
గావునధర్మముసేయగాఁదగున్ ॥

اعلےٰ ہوں اگر گزشتہ اعمال بشر
اس کو بن جائے شہر پر خوف کھنڈر
مخلوق ہو اسکی دوست، اور روئے زمیں
بن جاتی ہے اس کے حق میں کان گوہر

यांचिन्तयामि सततं मयिसा विरक्ता
साप्यन्यमिच्छति जनं सजनोन्यसक्तः
अस्मत्कृते च परितुष्यति काचिदन्या
धिक्तांचतच मदनंच इमांचमांच ।।

* ఉ॥ కోరిన మోహపుంబడతి
కోరదు నన్మదియామె యన్యునిన్
గోరెను వాడు నస్యసఖిఁ
గోరెడు నా చెలి నన్నుఁ గోరెడిన్
ఔర! విచింతునేమనియ
నంగమహత్వము ధూయటంచు వే
మా యిలువారి ముప్వురిని
మారుని నన్ను నధిక్కరించెదన్

میں ہوں مدت سے ایک رانی پہ فدا
وہ دیتی ہے غیر مرد پر جان سدا
وہ مرد ہے شیدائے زن بازاری
اور وہ زن فاحشہ ہے مجھ پر شیدا
ہے اس لئے لعنت ایسی معشوقہ پر
اس مرد پہ اور اس کی پیاری پہ سدا
اس واسطے میں بھی قابل لعنت ہوں
اور جذبۂ شہوت پہ بھی لعنت ہے بجا

* భర్తృహరి భాషితం-నీతిశతకం (బొంయిప్రతిలోని) అధికపాఠ శ్లోకములను ఆదివాని హైస్కూలో తెలుగు పండితులు శ్రీ గార్లదిన్నె సుబ్బారావు గారు తెనిగించిరి.

साहित्यसङ्गीतकलाविहीनः साक्षात्पशुः पुच्छविषाणहीनः ।
तृणं न खादन्नपि जीवमानस्तद्भागधेयं परमं पशूनाम् ॥

చ॥ సరసపుసాహితీకళను
శ్రావ్యపుగానకళన్ సుమంతయే
నెఱుగనివానిజీవితము
నేమునఁకొమ్ములుతోకలేకయున్
గరకమెసంగకన్నమును
గైకొనిమెక్కపశుత్వమంబటిం
చరయుటచెల్లు నాపసర
మన్నిటిలోఁదగుభాగధేయమై ॥

جو بے بہرہ ہے شعر و موسیقی سے
حیوان ہے مگر نہیں ہیں دم، سینگ اُسے
جاہل کا یہی درجۂ افضل ہے جذب
وہ گھاس نہ کھائے اور پھر زندہ رہے

येषां न विद्या न तपो न दानं ज्ञानं न शीलं न गुणो न धर्मः ।

ते मर्त्यलोके भुवि भारभूता मनुष्यरूपेण मृगाश्चरन्ति ।

ఉ॥ వారుధరిత్రికిన్ మిగుల

భారమెగాకమనుష్యరూపమే

పాఱుమృగంబులైతిరుగు

వారలటంచువచింపఁజెల్లునె

వ్వారలయందువిద్యయుఁద

పంబునుదానముజ్ఞానమున్ సదా

చారముసద్గుణంబుమఱి

సన్నుతధర్మములేకయుండునో ॥

جن میں کہ نہ ہو علم و ہنر، دانائی

اخلاق و سخاوت اور عبادت، نیکی

ان میں سے کسی سے بھی نہ ہو گر رغبت

سمجھو کہ یہ ہیں بار بدوش گیتی

کہنا ہے بجا کہ وہ ہیں مطلق حیواں

پھرتے ہیں زمیں پہ شکل ہے حیواں کی

वरं पर्वतदुर्गेषु भ्रान्तं वनचरैः सह ।

न मूर्खजनसम्पर्कः सुरेन्द्रभवनेष्वपि ॥

చ॥ పరగగమూర్ఖలోకసహ
వాసముగల్గిసురేంద్రమందిరాం
తరమున నైనఁగాపురముఁ
దార్కొనియుండుటకంటెగాననాం
తరగిరిదుర్గమందుసత
తంబుఁజరించుకిరాతవర్గముఁ
దరిసివసించుచుంటశుభ
దంబుకరంబునిజంబునారయః ॥

غاروں میں پہاڑوں کے ہے رہنا بہتر
بہتر ہے درندوں میں کرے زیست بسر
ہرگز اچھا نہیں وہ جنت کا مقام
اے جذب وہاں صحبت جاہل ہے اگر

सूनूः सच्चरितः सती प्रियतमा स्वामी प्रसादोन्मुखः
स्निग्धं मित्रमसञ्चकः परिजनो निःक्लेशलेशं मनः ।
आकारो रुचिरः स्थिरश्च विभवो विद्यावदातं मुखं
तुष्टे विष्टपकष्टहारिणि हरौ सम्प्राप्यते देहिना ॥

చ॥ ఎవనియెడఁ జగద్విభుఁడు
తృప్తివహించునావాఁడుపొందెడుఁ
అవిరళసచ్చరిత్రుఁడగు
నాత్మజుఁ బ్రేమపుభార్యసద్విభుఁ
బ్రవిమలమిత్రుమేల్జనుల
బాధనెఱుంగనిచిత్తముఁ మనో
జ్ఞవపువనంత వైభవము
సారకళావిలసన్ముఖాబ్జముఁ

صالح اولاد، شرم والی عورت
آقا ہمدرد و نیک و اہل شفقت
وہ دوست جو صاحب محبت نکلے
ایسا خادم جو با حمیت نکلے
وہ دل جو ہو محفوظ غم دنیا سے
وہ شکل جسے سارا زمانہ چاہے
اور دولت لازوال و بے اندازہ
اور چہرہ پہ نور علمیت کا غازہ
القصہ یہ بہترین ساز و ساماں
ملتے نہیں بے مرضی خلاق جہاں

ता न्यिन्द्रियाण्यविकलानि तदेव नाम
सा बुद्धिरप्रतिहता वचनं तदेव ।
अर्थोष्मणा विरहितः पुरुषः क्षणेन
सोऽप्यन्य एव भवतीति विचित्रमेतत् ।

చ॥ ఇలధనవంతు డైతనరు
నెవ్వడువానికిద్రవ్యశక్తియే
తొలగినయట్టికాలమునఁ
దొల్లిటియింద్రియకర్మబుద్ధివా
క్కులమునుపున్నయట్టులనె
కూరియు, మాఱునువాడుమాత్రమే
తలగునువానిగౌరవము
తత్క్షణమక్కజమేమనంగల౯ ॥

برباؤ، حواس، تیز فہمی ساری
شیریں سخنی اور وہ خوش اخلاقی
دولت جو نہ ہو تو سب بدل جاتے ہیں
حالت ہوتی ہے اور ہی انساں کی

त्वमेव चातकाधारोऽसीति केषां न गोचरः ।
किमम्भोदवरास्माकं कार्पण्योक्तिं प्रतीक्षसे ॥

ఉ॥ చాతకపోషకుండవని
సర్వజగంబులఁ బేరుగన్న జీ
మూతశిరోమణీ! విను ప్ర
మోదముపూర్ణముగాగ వర్షసం
పాతమునార్ద్రచిత్తమున
వైళముగాఁ గృప సేయవేల
మాచేతను దీనవాక్కులవ
చింపఁగఁ జూచుట నీకు పాడియే ॥

اے ابر بلند! تجھکو ہے میری خبر
دراصل ہے تجھ سے مجھ پپیہے کا گزر
کیوں عجز کا میرے منتظر رہتا ہے
کر دے مجھے کامیاب تو برسا کر

रे रे चातक ! सावधानमनसा मित्र! क्षणं श्रूयता-
मम्भोदा बहवो वसन्ति गगने सर्वेऽपि नैतादृशाः
केचिद् वृष्टिभिरार्द्रयन्ति वसुधां गर्जन्ति केचिद् वृथा
यं यं पश्यसि तस्य तस्य पुरतो मा ब्रूहि दीनं वचः ॥

చ॥ వినుముహితోక్తిచాతకమ!
వేలకునాకసమందుఁగల్గునా
ఘనములు, నీవునుం గనులఁ
గాంచినవానినిఁజేరి దైన్యముం
దనరగవేడెదేల। సము
దగ్రవృథారవసంగతంబులై
యెనయునుగొన్ని, కొన్ని యెమ
హాస్థలినార్ద్రము సేయనెంచుమా ॥

سن اچھے پپیہے ! سب نہیں ہیں یکساں
بادل جو آتے ہیں فلک کے اوپر
تھوڑے ہیں جو کرتے ہیں زمیں کو سیراب
اُڑجاتے ہیں بیہودہ گرج کو اکثر
اپنی بدقسمتی کو کرنا نہ بیاں
جسکو تو دیکھے اسکے آگے جاکر

एको देव: केशवो वा शिवो वा ह्येकं मित्रं भूपतिर्वा यतिर्वा ।

एको वास: पत्तने वा वने वा ह्येका भार्या सुन्दरी वा दरी वा

చ॥ క్షితిపయిదేవుఁడొక్కరుఁడె
కేశవుఁడొండెమహేశుఁడొండెనే
హితనరుఁడొక్కరుండెధర
ణీశ్వరుఁడొండెయతీంద్రుఁడొండె,శో
భితవసతింగణింపఁబుర
భేదసమొండెవనంబునొండెయం
చితసతియన్నసుందరియొ
చెల్వగుపెద్దరియొతలంపగన్ ॥

اک شو کی عبادت کریں یا کیشو کی

اک دوست کریں شاہ کہ زاہد ہو کوی

ہو شہر میں یادشت میں، مسکن ہو ایک

بد شکل ہو یا حسین، ہو اک بیوی

किंतेन हेमगिरिणा रजताद्रिणा वा
यत्राश्रिताश्च तरवस्तरवस्त एव ।
मन्यामहे मलयमेव यदाश्रयेण
कङ्कोलनिम्बकुटजा अपि चन्दनाः स्युः ।।

చ॥ అనువుగహేమ శైలమున
నైననునారజితాద్రి నైనసం
జననమునొందుమ్రాకులవి
సాజపుమ్రాకులెయెంచిచూడగా
ననయముపేరుగన్నమల
యాద్రినిబుట్టినయట్టిచెట్టులున్
ఘనతరచందనంబులయి
క్రాలెడుకాదెజగన్నుతంబుగన్ ॥

سونیکے پہاڑ سے ہمیں کیا مطلب
اور چاندی کے کیلاش کا کیا ہم پہ اثر
ان کی صحبت سے فائدہ کچھ بھی نہیں
رہتے ہیں کھڑے جیسے کے ویسے ہی شجر
ہم تو ملیاچل کے ہی چندن کو فقط
کچھ قابل تعظیم سمجھتے ہیں اگر
جسکی خوشبو سے نیم، ڈھاک اور بیروں
ہوتے ہیں یہ سب جذب معطر اکثر

आलस्य हि मनुष्याणां शरीरस्थो महान् रिपुः ।
नास्त्युद्यमसमो बन्धुः कुर्वाणो नावसीदति ।

చ॥ తడవనునట్టిదే మెయిని
దాపురమౌ బలవద్విరోధివై
బడితనసాటిలేకలరు
బంధువె యుద్యమ మెట్టివారికిఁ
కడుకొని రెంటినిఁదెలిసి
కార్యము సల్పుచునుండువారలఁ
బడయరు నష్ట, మిట్లిగుటఁ
బట్టి నిరుద్యమ మొప్పదెన్నడుఁ ॥

انسان کے جسم و جاں میں رہنے والی
سستی انسان کے لئے ہے دشمن
جز ہمت عالی نہیں انساں کا عزیز
یہ ہو تو نہ ہو کبھی اسے رنج و محن

कर्मायत्तं फलं पुंसां बुद्धिः कर्मानुसारिणी ।

तथाऽपि सुधिया भाव्यं सुविचार्यैव कुर्वता ॥

ఉ॥ కర్మనుబట్టియేఫలము

గల్గునుబుద్ధియునెంచిచూడగా

కర్మనుబట్టియేచనును

గాయనియెంచివిచారమేదియే

కర్మనుజేయకూరకయె

కాలముమూఢతఁబుచ్చుచుండుటల్

ధర్మముకాదుకార్యములఁ

దద్దయుసేయఁదగున్మనీషియై ॥

اعمال کا انسان کو ملتا ہے ثمر

حسب اعمال ہوتی ہے عقل بشر

ان سب کے باوجود داناؤں کو

کرنا پڑتا ہے سوچ کر کام اکثر

पत्रं नैव यदा करीरविटपे दोषो वसन्तस्य किं ?
नोलूकोऽप्यवलोकते यदि दिवा सूर्यस्य किं दूषणम् ? ।
धारा नैव पतन्ति चातकमुखे मेघस्य किं दूषणं
यत्पूर्वं विधिना ललाटलिखितं तन्मार्जितुं कः क्षमः? ॥

చ॥ పుడమిఁగరీరపత్రములు
వోయినమాత్రవసంతుదోషమా
కడగియులూకమర్యమునిఁ
గాంచకయుండినసూర్యుదోషమా
కడుకొనిధారచాతకము
ఖంబునుదప్పినమేఘుదోషమా
తొలగిలలాటలేఖలను
దుద్వగనెవ్వనికైనసాధ్యమా ॥

گر ہو نہ کریر کے شجر میں پتا
تقصیر ہے پھر بہار کی اس میں کیا
خورشید جہاں تاب کا کیا اس میں گناہ
اُلو کو اگر جلوہ دکھائی نہ دیا
پانی نہ پڑے منہہ میں پپیہے کے اگر
دراصل سحاب کا قصور اسمیں کیا
اے جذب اسے کون مٹا سکتا ہے
پیشانی پہ جو کاتب قدرت نے لکھا

को लाभो गुणसङ्गमः किमसुखं प्राज्ञेतरैः सङ्गतिः
का हानिः समयच्युतिनिपुणता का धर्मतत्त्वे रतिः ।
कः शूरो विजितेन्द्रियः प्रियतमा काऽनुव्रता किं धनं
विद्या किं सुखमप्रवासगमनं राज्यं किमाज्ञाफलम् ॥

చ॥ లలిగుణిమైత్రియేతలప
లాభమసౌఖ్యమునెట్టిదన్నమూ
ర్ఖులసహవాసమేదొసఁగు
కూడికకాలమువమ్ముబుచ్చుటే
వలఁతితనంబుధర్మగతి
వర్తిలుటేవిజితేంద్రియుండెశౌ
ఇలసుఖమప్రవాసమిక
యేల్బడినెన్నగనాజ్ఞసెల్లుటే ॥

کیا چیز ہے نفع! عالموں کی صحبت
کیا چیز ہے رنج! جاہلوں کی قربت
نقصان ہے کیا! ہاتھ سے موقع نکلے
کیا شئے ہے کمال! فرض کی ہو عادت
ہے کون شجیع! ضابط نفس جو ہو
زن کس کو کہیں! جس میں ہو نور عفت
دراصل ہے دولت حقیقی کیا! علم
سکھ کیا ہے! سکونت وطن میں راحت
آخر میں بتاؤ کہ حکومت کیا ہے
احکام کے اجرا کی ہو جس میں قوت

पतितोऽपिकराघातै
रुत्पतत्येव कंदुकः
प्रायेण साधुवृत्ताना
मस्थयिन्योविपत्तयः

ఉ॥ భూతలమందుసాధువులం
బొందినయాపదలెంతమాత్రముం
బాతుకొనంగజాలవట
బాయునుశీఘ్రమధర్మమౌటచే
చేతనునేలగొట్టంబడు
చెండుక్షణంబునభూమిసోకిత
త్పాతముంబాసియబ్బురము
ప్రబ్బగంబైకింబుటంబులేయదే ॥

جب ہاتھ سے اپنے گیند گر جاتا ہے

اوپر کی طرف جلد ہی پھر جاتا ہے

یوں ہی مل جاتی ہے اُسے جلد نجات

عارف جو مصیبتوں میں گھر جاتا ہے

अप्रियवचनदरिद्रैः स्वदारपरितुष्टैः ।

परपरिवादनिवृत्तैः क्वचित्क्वचिन्मण्डिता वसुधा ।

చ॥ పలుచఁగనప్రియోక్తులను

బల్కనివారలచేఁబ్రియోక్తులన్

బలికెడువారిచేతపరి

వాదనివృత్తులచేతస్వీయదా

రలఁబరితృప్తినొందగల

రమ్యగుణాన్వితులైనవారిచే

వెలయుచునుండునుండిపృథి

వీతలమెన్నఁగంగొద్దికొద్దిగాన్ ॥

ہو سخت کلامی میں غریب و مسکیں

زردار ہو کرنے میں کلام شیریں

قانع زن پر ہو اپنی، غیبت سے حذر

ایسے انسان پائے جاتے ہیں کہیں

एकेनापि हि शूरेण पादाक्रा तं महीतलम् ।
क्रियते भास्करेणेव स्फारस्फुरिततेजसा ॥

ఉ॥ చండమయూఖవిస్ఫురణ
సంపదచే వెలుగొందుచున్న మా
ర్తాండునికిఁ వసుంధరవ
దర్శిత మైనతెలంగుననఁ సము
ద్దండపరాక్రమాన్వితుని
ధారుణినాథునిపాదముల్ మహీ
మండలమాశ్రయింపదెన
మస్తజనంబులు సన్నుతింపగాఁ ॥

جس شخص کو دیتا ہے خدا زور ضمیر
تنہا کرتا ہے اک جہاں کو تسخیر
اپنی کرنوں سے خطۂ عالم کو
روشن کرتا ہے جس طرح مہر منیر

लज्जागुणौघजननीं जननीमिव स्वा-
मत्यन्तशुद्धहृदयामनुवर्तमानाम् ।
तेजस्विनः सुखमसूनपि सन्त्यजन्ति
सत्यव्रतव्यसनिनो न पुनः प्रतिज्ञाम् ॥

చ॥ ఘనగుణమైనలజ్జఁదనుఁ
గన్నసవిత్రివిధోలెశుద్ధమా
నమునగౌరవించుగుణ
మాన్యుడు, కీర్తియుతుండుసత్యవా
గనవరతవ్రతవ్యసన
కర్శితుఁడౌననాత్మజీవముఁ
ఘనసుఖవృత్తిమైతొలఁగు
గానిప్రతిజ్ఞనుబాయదెన్నడుఁ ॥

دنیا میں جو ہوتے ہیں صداقت والے
پروا نہیں جان کی اپنی کرتے
ہیں ماں کی طرح وہ اس سے الفت رکھتے
جو عہد انہوں نے کر لیا تھا پہلے

(भर्तृहरि नीतिशतक)